سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(سوموار15، سوموار29۔جولائی اور بدھ 21۔اگست2019)

(یوم الاثنین 11، یوم الاثنین 25۔ذیقعد اور یوم الاربعاء19 ذوالحج1440ھ)

سترہویں اسمبلی: گیارہواں، بارہواں اور تیرہواں اجلاس

جلد 11، جلد 12 اور جلد 13

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

گیارہواں اجلاس

سوموار،15۔جولائی2019

جلد 11

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	-----------	1
2۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	3
3۔	ایجنڈا	-----------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
6-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	16
7-	چیئر مینوں کا پینل -----------	17
	پوائنٹ آف آرڈر	
8-	قاعدہ A-79 کے تحت پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ -----------	18
	سوالات (محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	20
	پوائنٹ آف آرڈر	
10-	قاعدہ A-79 کے تحت پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ (---جاری) -----------	30
11-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	50
	پوائنٹ آف آرڈر	
12-	قاعدہ A-79 کے تحت پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ (---جاری) -----------	84
13-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	86
	سوموار، 29- جولائی 2019	
	جلد 12	
14-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	89
15-	ایجنڈا -----------	91
16-	ایوان کے عہدے دار -----------	93
17-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	101
18-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	102
19-	چیئر مینوں کا پینل -----------	103

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
20-	پاک فوج کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت	-----------	103
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)		
21-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	104
22-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	132
23-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	146
24-	کورم کی نشاندہی	-----------	157
	پوائنٹ آف آرڈر		
25-	پی پی-134، ننکانہ صاحب میں 1955 سے رہائشیوں سے گھر خالی نہ کرانے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	170
	توجہ دلاؤ نوٹس		
26-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	-----------	188
	تحاریک استحقاق		
27-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-----------	189
	پوائنٹ آف آرڈر		
28-	استحقاق کمیٹی کے سپرد کی گئی تحریک استحقاق کے بارے میں میٹنگ بلانے کا مطالبہ	-----------	190
	تحاریک التوائے کار		
29-	ماموں کانجن کی شہری آبادی سے گزرنے والے سیم نالہ کی تعمیر کا مطالبہ	-----------	191

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
30۔	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے نیو ایڈیشن 2018 کی نویں کلاس کی پاک سٹڈیز کتاب میں عقائد و عبادات کے باب میں تبدیلی ------------	193
31۔	فورٹ عباس کی ہاکڑہ برانچ سے نکلنے والی نہر ہاکڑہ رائٹ کی وارابندی ختم کرنے کا مطالبہ ------------	195
32۔	حافظ آباد میں وفاقی اور صوبائی محکموں پر غیر منتخب افراد کی اجارہ داری------------	197
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
33۔	آرڈیننس (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019 ------------	200
34۔	آرڈیننس (ہسپتالز و ڈسپنسریاں) ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019 ------------	201
35۔	آرڈیننس (ترمیم) ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب 2019 ------------	201
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)	
36۔	مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019 ------------	201
	بحث	
37۔	پرائس کنٹرول پر عام بحث ------------	204
38۔	کورم کی نشاندہی ------------	206
39۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	207

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر

بدھ،21۔اگست2019

جلد13

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
40۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	211
41۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	-----------	213
42۔	ایجنڈا	-----------	215
43۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	217
44۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	225
45۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	226
46۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	227
	تعزیت		
47۔	معزز ممبر اسمبلی شیخ مظفر اقبال کے مرحوم بیٹے اور دیگر شہداء کے لئے دعائے مغفرت	-----------	227
48۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	228
	قرارداد		
49۔	بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کے اقدام کی بھرپور مذمت	-----------	230
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)		
50۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	237
51۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	285
52۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	299

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرارداد		
53۔	بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کے اقدام کی بھرپور مذمت(۔۔۔جاری)	-----------	305
54۔	کورم کی نشاندہی	-----------	359
55۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	-----------	360
56۔	انڈکس		

1

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/2097. Dated: 5th July, 2019. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Mr Parvez Elahi, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

3

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(46)/2019/2100. Dated: 5th July 2019. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 15th July, 2019 at 10.30. AM in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
4th July, 2019

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

____

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ15۔جولائی2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ پرائس کنٹرول پر بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ امن وامان پر بحث

ایک وزیر امن وامان پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی ایم پی اے،	پی پی۔213
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال*
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبرSO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔اگست، 12۔ستمبر،18۔اکتوبر2018،9۔فروری،6۔جولائی2019 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

8

4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر کالونیز
5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت، پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ*
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی ومعدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف ومذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
11۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
12۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
13۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری ومحصولات، نارکوٹکس کنٹرول
14۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
15۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں وکھیلیں اور سیاحت
16۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
17۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری، انفارمیشن وثقافت*
19۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی

9

22۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
23۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
32۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

11

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکیشن
10-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول
12-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-22/2018/2542 مورخہ 15، 24۔اپریل 2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

12

16- جناب شکیل شاہد : محنت

17- جناب غضنفر عباس شاہ : کالونیز

18- جناب شہباز احمد : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

19- جناب عمر آفتاب : منصوبہ بندی و ترقیات

20- جناب نذیر احمد چوہان :

21- جناب محمد امین ذوالقرنین : امداد باہمی

22- جناب احمد شاہ کھگہ : توانائی

23- سید عباس علی شاہ : قانون و پارلیمانی امور

24- جناب محمد ندیم قریشی : اطلاعات و ثقافت

25- میاں طارق عبداللہ : ٹرانسپورٹ

26- جناب نذیر احمد خان : خصوصی تعلیم

27- رائے ظہور احمد : خوراک

28- سید افتخار حسن : مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

29- جناب محمد عامر نواز خان : کانکنی و معدنیات

30- جناب محمد شفیق : زکوٰۃ و عُشر

31- جناب محمد سبطین رضا : ہائر ایجوکیشن

32- جناب محمد رضا حسین بخاری : جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

33- جناب محمد عون حمید : خواندگی

34- جناب محمد اشرف خان رند : آبپاشی

35- جناب شہاب الدین خان : مواصلات و تعمیرات

13

36۔	جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔	سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔	جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

سوموار،15۔جولائی2019

(یوم الاثنین،11۔ذیقعد1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح گیارہ بج کر دومنٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد عثمان خالد علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

وَإِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
فَإِنْ بَغَتْ إِحْدٰىهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى
تَفِيْٓءَ إِلٰٓى أَمْرِ اللّٰهِ فَإِنْ فَآءَتْ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَأَقْسِطُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٩ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٠

سورۃالحُجرَات آیات 9تا 10

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو۔ کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے(9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے(10)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
3. نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی-213
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور ہاؤس کے دونوں اطراف کے معزز ممبران آپ کے لئے دایاں اور بایاں بازو ہیں تو اس ہاؤس کے معزز ممبر جو کہ custodian of the House ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا محمد اقبال خان! وہ custodian of the House نہیں بلکہ قائد حزب اختلاف ہیں۔

قاعدہ A-79 کے تحت پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں آپ کو custodian of the House کہہ رہا ہوں۔ آپ کے پاس قاعدہ A-79 کے تحت ان کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا اختیار ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی پارٹی کے دونوں ممبران ہی کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں جناب محمد سبطین خان کی بھی بات کر رہا ہوں کہ ان کے بھی آپ پروڈکشن آرڈر جاری فرماتے تو بہت اچھی بات ہوتی لہٰذا ابھی بھی آپ تھوڑی دیر کے لئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کر کے ان کے پروڈکشن آرڈر جاری کر کے ان کو ہاؤس میں بلالیں تو آپ کی مہربانی ہوگی اور میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ پہلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا مشہود احمد خان! وقفہ سوالات کے بعد آپ بات کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ایک بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان! بات کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم آپ کو دل سے custodian of the House سمجھتے ہیں۔ رولز کے مطابق آپ custodian of the House ہیں اور اسی ہاؤس نے ایک بل پاس کیا جس پر ہم نے بھی آپ کو appreciate کیا تھا کیونکہ ہم نے کہا کہ آپ لوگ جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور آپ نے جمہوری اداروں کو مضبوط کرنے کی بات کی ہے لیکن آج آپ یہ کام کر کے اس بات کا ثبوت دے رہے ہیں کہ اس اسمبلی کی کوئی writ نہیں ہے، اس اسمبلی میں پاس کئے ہوئے قانون کی کوئی writ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی اس honorable Chair کی کوئی writ نہیں ہے۔ ہمارے سابقہ سپیکر صاحب نے اس ہاؤس کے آگے ایک سوال رکھا اور آپ کے سامنے ایک point raise کیا ہے لہٰذا اس پر ہم آپ سے اس سوال کا جواب چاہتے ہیں۔ یہ ایوان ہی نہیں بلکہ پورا پنجاب آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہے کہ آپ ہی کی اسمبلی سے پاس کئے گئے قانون کا جب

احترام نہیں ہو گا تو اس ہاؤس اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ممبران کا احترام کون کرے گا یا تو کہہ دیں کہ ہم وہ قانون ہی ختم کر رہے ہیں یا کہہ دیں کہ آپ اس قانون کو پاس کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ آپ لوگ dictation لینا شروع ہو گئے ہیں تو یہ ہاؤس ہم نے پہلے dictation پر چلنے دیا تھا اور نہ ہی آئندہ چلنے دیں گے لہٰذا ہم نے اسے آمر کے دور میں dictation پر چلنے دیا تھا اور نہ ہی سلیکٹڈ وزیر اعظم کے کہنے پر یہ ہاؤس چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے سامنے ایک معزز ممبر جو کہ سابقہ سپیکر صاحب بھی ہیں انہوں نے ایک question put کیا ہے تو ہمیں پہلے اس سوال کا جواب دیں تاکہ اس ہاؤس کی sanctity اور اس ہاؤس کے حوالے سے ہم ساری عمر یہی سمجھتے رہے ہیں کہ یہ ہاؤس پورے پنجاب کو لے کر چلتا ہے اور اس ہاؤس سے پنجاب کے legislators power derive کرتے ہیں تو اس پر ہم کو آپ کا جواب اور رولنگ چاہیئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا مشہود احمد خان! دیکھیں، جہاں تک پروڈکشن آرڈر کی بات ہے تو ہم نے دونوں پارٹیز اپوزیشن اور حکومتی ممبر کسی کے بھی پروڈکشن آرڈر جاری نہیں کئے۔ اگر ہم نے حکومتی ممبران کو پروڈکشن آرڈر جاری کئے ہوں اور اپوزیشن کے ممبران کے پروڈکشن آرڈر جاری نہ کئے ہوں تو پھر آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم سلیکشن کی بات نہیں کر رہے لیکن آپ تو پھر سلیکشن کی طرف جا رہے ہیں، ہم سلیکشن کی بات نہیں کر رہے ہم تو اس ہاؤس کے قاعدے اور قانون کی بات کر رہے ہیں۔ ایک قانون اس ہاؤس میں پاس ہوا اس قانون پر اس ہاؤس میں ووٹنگ کروائی گئی، اس پر آپ کی رولنگ چاہیئے دیکھیں اس selection mode سے ہمیں باہر آنا ہو گا اور ہمیں قاعدے اور قانون کے مطابق فیصلے کرنے ہوں گے۔ بہت شکریہ

MR ACTING SPEAKER: Rana Mashhood Ahmad Khan! I give you the simple answer that Speaker is the authority, thank you very much.

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم اپنے ایجنڈے کی طرف آتے ہیں اور وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا منور حسین! سوال نمبر بولیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 828 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب صہیب احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*828: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال نہیں جو کہ عوام کی بنیادی ضرورت ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مالی سال 19-2018 میں ان تحصیلوں میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں، تحصیل لیول پر انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال نہیں ہے۔ تاہم تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال میں ایک کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر کی اسامی منظور ہے جو کہ خالی ہے جیسے ہی اہل اُمیدوار دستیاب ہو گا تعینات کر دیا جائے گا۔

(ب) ان تحصیلوں میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال کا کوئی منصوبہ نہ ہے تاہم ڈسٹرکٹ کی سطح پر ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال کا منصوبہ زیر تعمیر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ تحصیل لیول پر انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال نہیں ہے لیکن وہاں پر کارڈیالوجی ہسپتال کے لئے MOs کی اسامیاں منظور کی گئی ہیں تو ہمارے ضلع سرگودھا میں ابھی تک کسی ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کہیں پر بھی کوئی کارڈیالوجی کا ڈاکٹر موجود نہیں ہے ابھی ڈاکٹرز کی سلیکشن ہو رہی ہے اور ان کو appoint کرنے کے بعد DHQs,RHCs اور THQs میں بھیجا جا رہا ہے لیکن جس طرح سے دل کی بیماریاں تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں، ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں کیا ہر RHCs اور BHUs میں بھی ایک کارڈیالوجی کا ڈاکٹر ہونا چاہئے اور ابھی تک یہ ڈاکٹرز تحصیلوں میں بھی نہیں ہیں۔ ہمارے ضلع سرگودھا کا جو ڈی ایچ کیو ہے وہاں پر جو ہمارا کارڈک وارڈ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا منور حسین! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کی طرف ہی آ رہا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تحصیل ہیڈ کوارٹر میں کارڈک وارڈ ابھی بنانے کی تجویز ہے اور آپ ضلع سرگودھا میں ہسپتال بنانا چاہتے ہیں کیونکہ آپ نے میرے سوال کے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ تحصیلوں میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال کا کوئی منصوبہ نہ ہے تاہم ڈسٹرکٹ کی سطح پر ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال کا

منصوبہ زیر تعمیر ہے تو کیا آپ نے اس منصوبے کے لئے ADP میں کوئی پیسے رکھے ہیں اور کب تک یہ منصوبہ قابل عمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر! دوسری بات میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہ رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا منور حسین! پہلے ایک سوال کا جواب آلینے دیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ میرا سوال بھی اسی سے relevant ہے تو اس لئے اس کا جواب بھی ساتھ ہی آجائے گا۔ تحصیل ہیڈ کوراٹر ہسپتال میں کارڈک وارڈ اور کارڈیالوجسٹ کی بھی ضرورت ہے تو کیا اس حوالے سے کوئی پالیسی بن رہی ہے یا ڈاکٹرز کی سلیکشن ہو رہی ہے اور کب تک ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر ڈاکٹر provide کر دیئے جائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! معزز ممبر تحصیل ہیڈ کوارٹر کے کارڈک وارڈ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے فاضل بھائی نے ایک بہت اہم سوال کیا ہے۔ یہ اسامیاں آج سے خالی نہیں ہیں اور جہاں تک کارڈیالوجسٹ کا ذکر ہے ان کی اسامیاں برسوں سے خالی پڑی ہیں جس پر ہماری حکومت نے پہلی مرتبہ کام کرنا شروع کیا ہے۔ سب سے پہلے ہم نے MOs کی تعیناتی کی ہے۔ ہم نے 2200 specialists جو کہ ناقابل یقین figure ہے ان کی سیٹیں advertise کیں۔ کیا ان کی جو سابقہ حکومت تھی اس وقت ان کو خبر نہیں تھی کیونکہ اس وقت بھی دل کی بیماریاں بڑھ رہی تھیں تو اس وقت کیوں نہیں ان لوگوں نے یہ اسامیاں advertise کیں لہٰذا ہم نے یہ اسامیاں advertise کی ہیں اور ہم لوگوں کو employ کر رہے ہیں۔ 50 فیصد اسامیاں خالی پڑی ہوئی تھیں اور جہاں تک specialists کا تعلق تھا 80 فیصد سیٹیں خالی پڑی ہوئی تھیں اُسی وقت ہم نے 2200 سیٹیں advertise کی ہوئی ہیں پچھلے ڈیڑھ ماہ سے ان اسامیوں پر باقاعدہ انٹرویوز ہو رہے ہیں جیسے جیسے ہمارے پاس specialists آئیں گے اُسی طرح ہم ان کو تعینات کرتے جائیں گے۔ کسی ٹیچنگ ہسپتال میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اس لئے بنائے جاتے ہیں کیونکہ دل کی تکلیف کے

ساتھ اور بھی مسائل ہو جاتے ہیں اس لئے جہاں تک سرگودھا ہسپتال ہے اس کے لئے باقاعدہ علیحدہ پیسے رکھے گئے۔

In the revamping of that hospital and developing the cardiac institute, not an institute but a Cardiology department is going to be properly built there. I assure you.

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو بالکل assure کرتی ہوں کہ آپ فکر نہ کریں ہم جلد از جلد سب سے پہلے آپ ہی کی طرف سے کوئی تعیناتی وہاں پر کر دیں گے تاکہ وہاں پر کوئی نہ کوئی کارڈیالوجسٹ موجود ہو جو کہ آپ کے لوگوں کا علاج کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! محترمہ نے فرمایا ہے کہ پچھلی حکومت بھولی ہوئی تھی تو سلیکٹڈ حکومت کو لانے کے لئے 18-2017 میں ہمیں کوئی appointment نہیں کرنے دی گئی کیونکہ کبھی سپریم کورٹ، کبھی الیکشن کمیشن اور کبھی کہیں اور سے آرڈر آجاتا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا منور حسین! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! اس حکومت کو بھی کام کرتے ہوئے ایک سال ہو گیا ہے تو انہوں نے کیوں نہیں وہاں ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر کارڈک کے لئے ڈاکٹرز provide کئے؟ جبکہ وہاں پر لوگ مر رہے ہیں اور ان کو ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں مل رہی ہیں؟

جناب سپیکر! میرا تحصیل ہیڈ کوارٹر سلانوالی ہے وہاں پر میں نے 16 کروڑ روپے کی لاگت سے ہسپتال بنوایا تھا اور اس کو fully equip کروایا تھا وہاں سے پی ٹی آئی کے کارکن اے سی وغیرہ سارا سامان اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس وقت CEO سرگودھا ان کی انکوائری کر رہے ہیں تو مجھے منسٹر صاحبہ ان سے پوچھ کے بتائیں۔ آپ اس سوال کو pending کر لیں اور مجھے منسٹر صاحبہ پوچھ کر بتائیں کہ وہاں سے سامان کیوں چوری ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ pending نہیں ہو گا۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! وہاں سے کروڑوں روپے کا سامان چوری ہو گیا ہے اس لئے انہوں نے ڈاکٹرز اور ادویات کیا دینی تھیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ relevant نہیں ہے لہٰذا آپ اس حوالے سے نیا سوال جمع کروائیں تو اس پر پوری detail لے لیں گے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! دل کے امراض اتنے بڑھ گئے ہیں کہ لوگ مر رہے ہیں۔ میں منسٹر صاحبہ کے اس جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔ میری آپ کے توسط سے اُن سے استدعا ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو سکتا ہے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ڈاکٹروں کو provide کیا جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس میں سوال کچھ اور کیا گیا ہے اور منسٹر صاحبہ اپنا جواب ڈاکٹروں پر لے آئی ہیں جبکہ سوال ڈاکٹروں کے متعلق تھا اور نہ ہی انہوں نے پوچھا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے سوال یہ کیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال نہیں جو کہ عوام کی بنیادی ضرورت ہے جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آگے پوچھا گیا کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت 2018-19 میں ان تحصیلوں میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہاں انسٹیٹیوٹ بنانے کی بات ہو رہی ہے جبکہ ڈاکٹر صاحبہ کہتی ہیں کہ پچھلی حکومت میں اسامیاں خالی رہ گئیں اور ہم یہ اسامیاں PPSC کو دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر آ نہیں رہے بلکہ ڈاکٹر جا رہے ہیں۔ محترمہ پڑھی لکھی ہیں اس لئے یہ سوال کو سمجھیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات یہاں کروں گا کہ آپ کے پاس میری تین قراردادیں پڑی ہیں جس میں کہا تھا کہ سرگودھا ڈویژن میں ایک بھی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی نہیں ہے۔ میں نے کہا تھا کہ خوشاب ایک central place ہے، اسی طرح میانوالی اور بھکر کا سرگودھا ایک central place ہے اور اس حوالے سے میری تین قراردادیں اس ہاؤس نے منظور کی ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے کہوں گا کہ یہ ڈاکٹروں کا سوال ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ سوال کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحبہ خوشاب یا سرگودھا میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بنانے کا ارادہ رکھتی ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحبہ! کیا آپ خوشاب میں کارڈیالوجی سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب آپ کسی جگہ پر انسٹیٹیوٹ بناتے ہیں تو اس پر آپ کو support services کی ضرورت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے فاضل بھائی کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ چونکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا اب ٹیچنگ انسٹیٹیوشن میں convert ہو چکا ہے اسی کے ساتھ کارڈیالوجی کا انسٹیٹیوٹ بنے گا اور وہیں سے چلے گا۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ ہر ڈویژن پر کم سے کم ایک کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ ضرور دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ اس کو consolidate کر دیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہوا جب معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے کہا کہ ڈاکٹر آ نہیں رہے بلکہ جا رہے ہیں تو ڈاکٹر صرف آ رہے ہیں اور اس سے پہلے آپ نے اِن کو آنے کی کبھی دعوت ہی نہیں دی تھی بلکہ یہ دعوت اب ہم دے رہے ہیں۔ اگر اس وقت اشتہارات آ رہے ہیں تو اخبار اُٹھا کر پڑھیں کہ کتنے کتنے اشتہارات آ رہے ہیں۔ اس سے پہلے آپ نے اسامیوں کو advertise کیوں نہیں کیا جو خالی اسامیاں پڑی ہوئی تھیں۔ جب آپ پبلک سروس کمیشن کو اسامیاں دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک limit میں کام کر سکتے ہیں۔ ہم نے سب سے پہلے میڈیکل افسران کا process مکمل کیا، بعد میں ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز کے consultants کا کیا اور اب اس وقت وہ

پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے employ ہو رہے ہیں۔ جس دن وہ ہوں گے تو میں اِن کو تسلی سے کہتی ہوں کہ انشاءاللہ ان کو تعینات کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری افتخار حسین کا ہے۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! On his behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1197 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے چودھری افتخار حسین چھچھر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی-81 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

*1197: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-81 ضلع سرگودھا میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ڈومیسائل بتائیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 18-2017 اور سال 19-2018 کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(د) ان بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کی گوندل ڈسپنسری کو آر ایچ سی کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل شاہ پور میں 13 بی ایچ یوز اور ایک آر ایچ سی، ایک سول ڈسپنسری اور دو گورنمنٹ رورل ڈسپنسریز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ہسپتالوں میں تعینات ملازمین کے نام عہدہ، گریڈ اور ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 18-2017 میں -/1,15,55,000 روپے اور 19-2018 میں -/10,50,000 ہزار روپے کی گرانٹ بذریعہ ہیلتھ کونسل جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نوٹ: سال 18-2017 کے فنڈز مالی سال 19-2018 میں بھی خرچ ہوتے رہے اور بعد میں مالی سال 19-2018 کے فنڈز جاری ہوئے۔

(د) بی ایچ یوز میں دستیاب مشینری ویٹ مشین، سکر مشین، ڈیلیوری ٹیبل، ڈیلیوری لائٹ، آکسیجن سلنڈر، آئی ایل آر فریزر، بے بی وارمر، فیٹل ہارٹ ڈ ٹکٹر۔

آر ایچ سی میں دستیاب مشینری الٹرا ساؤنڈ مشین، ایکسرے مشین، مائیکروسکوپ، گلوکومیٹر، ویٹ مشین، سکر مشین، ڈیلیوری ٹیبل، ڈیلیوری لائٹ، آکسیجن سلنڈر، آئی ایل آر فریزر، بے بی وارمر، فیٹل ہارٹ ڈ ٹکٹر۔

(ہ) حکومت پنجاب، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ گوندل ڈسپنسری کو آر ایچ سی کا درجہ دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ حکومت پنجاب نے ڈسپنسری سے بی ایچ یو یا آر ایچ سی میں اپ گریڈیشن کے لئے فروری 2016 سے جون 2019 تک پابندی لگا رکھی ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے سرگودھا ڈویژن میں شاہ پور شہر کسی زمانے میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہوا کرتا تھا جو تبدیل ہو کر سرگودھا چلا گیا اور شاہ پور شہر بہت پسماندہ ہو گیا۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے یہ کہوں گا کہ یہاں ایک چھوٹی سی ڈسپنسری ہے جبکہ شاہ پور شہر ٹاؤن کمیٹی ہے۔ یہ بہت بڑا شہر ہے جس میں ضلع کونسل کی ایک چھوٹی سی ڈسپنسری ہے لہٰذا میں منسٹر صاحبہ سے یہ request کروں گا کہ شاہ پور شہر کے لئے

RHC نہیں دے سکتے تو BHU ہی دے دیں۔ اس کا جواب if and but میں نہیں بلکہ منسٹر صاحبہ کو categorically کہوں گا کہ شاہ پور سے ہماری spiritual attachment ہے لہٰذا وہاں کم از کم BHU بنانے کا اعلان کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! This is not a part of the question یہاں پر سوال پوچھا گیا تھا کہ کتنے BHUs اور کتنے انسٹیٹیوشنز ہیں جن کی ہم نے باقاعدہ details دے دی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ اس پر fresh question جمع کروا دیں گے۔ وہ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ شاہ پور شہر میں بی ایچ یو بنانا چاہ رہے ہیں یا نہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتی ہوں۔ 2016 میں اِن کی حکومت نے ایک آرڈر پاس کیا اور آئندہ تین سال کے لئے انہوں نے پابندی لگا دی کہ کسی قسم کا کوئی نیا بی ایچ یو نہیں بنایا جائے گا بلکہ پرانے BHUs اور RHCs کو بہتر کیا جائے گا۔ ہم اسی پر کام کر رہے ہیں کہ پرانے BHUs, RHCs اور تحصیل ہیڈکوارٹر کو پہلے مکمل کر دیں۔ جہاں تک انہوں نے سوال کیا ہے اُس کا already جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں اور پہلے مجھے بات کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اُن کو بات کرنے دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اہم چیز یہ ہے کہ آپ کے پرانے BHUs اور RHCs under utilize تھے تو ہمارا فرض بھی یہی بنتا ہے کہ پہلے اُن کو مکمل کریں اور proper utilized کریں پھر کوئی نئی چیز بنائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہاں پر اس سوال کے لئے نئے سوال کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سوال وہی ہے جو پوچھا گیا ہے اور اُسی میں detail آئی ہے۔ آپ کے سیکرٹریٹ نے جو تفصیل سے جواب دیا ہے اُس کے مطابق شاہ پور شہر میں ایک ڈسپنسری ہے لہٰذا نئے سوال کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ ہماری پرانی پالیسیوں پر throughout چل رہے ہیں تو جی بسم اللہ۔ اگر ان پالیسیوں کو in true spirit یہ follow کر رہے ہیں اور pick and choose کر رہے ہیں کہ جہاں ہماری اچھی بات نظر آتی ہے اُس کو follow کرتے ہیں اور جہاں اچھی نہیں ہوتی اُس کو follow نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں یہ request کر رہا ہوں کہ اب اِن کی حکومت ہے اور 2016 والا لیٹر اِن پر لاگو نہیں ہوتا۔ شاہ پور شہر ہمارے سرگودھا ڈویژن کی dignity اور شان ہے اور یہاں پر چالیس پچاس ہزار کی آبادی ہے لہٰذا وہاں بی ایچ یو ہی بنا دیں۔

جناب سپیکر! میں categorically اُن سے جواب مانگ رہا ہوں کہ منسٹر صاحبہ جواب دے دیں کہ ہم وہاں بنائیں گے جو بعد میں بنتا رہے گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اِن کی مرضی کے مطابق بالکل جواب نہیں دوں گی کیونکہ ان کی مرضی کے مطابق جواب ہو سکتا ہے اور نہ میری مرضی کے مطابق ہو گا کیونکہ اِس وقت ہماری حکومت ہے۔ آپ سن لیجئے کہ تحصیل شاہ پور میں BHUs 13، ایک RHC، ایک سول ڈسپنسری اور دو گورنمنٹ رورل ڈسپنسریاں موجود ہیں۔ یہ جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے اگلا سوال پوچھا کہ اِن میں ملازمین کتنے تعینات ہوئے ہیں تو اُن کی detail بتائی گئی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ ان ہسپتالوں کو سال 18-2017 میں کتنی گرانٹ دی گئی ہے تو اُس کا جواب بھی آپ کو دے دیا گیا ہے۔ اس میں کوئی اور سوال دیا گیا ہے اور نہ کوئی اور بات کی گئی ہے اس لئے سارا جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتا رہی ہوں کہ alreadyان سارے علاقوں کے existing رورل ہیلتھ سنٹرز بالکل redundant پڑے ہوئے تھے، اُن پر کوئی کام نہیں ہوا اور اُن کو کسی قسم کا بجٹ نہیں دیا جا رہا تھا جبکہ ہماری حکومت کے آنے کے بعد ڈاکٹرز بھی تعینات ہوئے ہیں اور باقاعدہ funding بھی کی گئی ہے تاکہ رورل ہیلتھ سنٹرز اور BHUs بھی 24/7 کام کریں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال take up کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال گندم اور جواب جَو ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: No point of order.

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ یہ بات پہلے طے ہو چکی ہے کہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! قانون کے مطابق ہمیں جواب چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! تشریف رکھیں۔ یہ ایجنڈا آپ کا ہی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قاعدہ 79-A کے تحت پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر House in order نہیں ہے کیونکہ آپ سے رولنگ مانگی گئی ہے اور ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہاؤس کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے جب تک آپ کی رولنگ نہیں آجاتی تو اس وقت تک ہاؤس کا بزنس چلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہ اس ہاؤس کے استحقاق کا سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی ریکوزیشن پر اجلاس ہو رہا ہے ناں؟

رانا مشہود احمد خان: جی، بالکل۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ نہیں بیٹھنا چاہتے تو آپ باہر جا سکتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم باہر کیوں جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ اجلاس کو نہیں چلانا چاہتے تو باہر جا سکتے ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم باہر چلے جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں commitment کچھ کرتے ہیں اور یہاں آکر اور باتیں کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کی زبان ہی کوئی نہیں ہے that means کہ آپ اپنے words پر پورے نہیں اترتے۔ Simple سی بات ہے کہ آپ اپنے کسی word پر پورے نہیں اترتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران
حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے آپ سے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے رولنگ مانگی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ اندر یہ بات ہو چکی ہے اور آپ ماحول کو خراب کر رہے ہیں اس لئے بیٹھ جائیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! قاعدہ 79-A پڑھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ خود پڑھ لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! چلیں، میں آپ کو پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اسے خود ہی پڑھ لیں ذرا۔ I hope you understand it then

RANA MASHHOOD AHMAD KHAN: Mr Speaker!

> 79-A. **Production of a member in custody.** The Speaker may, of his own motion or on the written request of a member in custody on the charge of non-bailable offence, summon the member to attend a sitting or sittings of the Assembly [or a Committee of which he is a member], if the Speaker considers the presence of such member necessary.

جناب قائم مقام سپیکر: رانا مشہود احمد خان! الفاظ یہ ہیں "If Speaker," if Speaker"

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اب آپ سن تو لیں ناں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جب یہ rule frame کیا جا رہا تھا تو اس وقت اس کے اوپر جو deliberations ہوئیں تھیں تو اس وقت جو سب سے بڑا پوائنٹ تھا کہ یہاں پر جتنے بھی ممبران آتے ہیں چاہے وہ حکومتی بنچز یا اپوزیشن کے بنچز پر ہیں وہ اپنے اپنے حلقہ کے عوام کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں۔ جب اسمبلی کے اندر کوئی بزنس conduct ہوتا ہے تو ان ممبران کو اسمبلی کے بزنس سے دور رکھنا ایک illegality ہے اور against the Constitution ہے that's why یہ آرٹیکل 79-A جو ہے اس کو لایا گیا اور اس کے بعد یہاں پر آپ دیکھیں کہ precedents موجود ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر معزز ممبر جناب عبدالعلیم خان جن پر اسی طرح کے charges تھے وہ اس اسمبلی کے اندر آتے رہے۔ یہاں پر دوسرے ممبران آتے رہے تو یہاں پر discrimination نہیں ہو سکتی۔ یہاں پر آج جو اس ہاؤس کے اندر discrimination کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے آئین پاکستان بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ آپ

discrimination کریں تو یہ discrimination کا جو روّیہ ہے ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں، ہم نے ہمیشہ discrimination کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 25 کو اگر آپ پڑھیں تو ہم سب جب اس اسمبلی کا oath لیتے ہیں تو ہم اس اسمبلی میں آئین اور قانون کی پاسداری کا oath لیتے ہیں۔ آج وہ آئین پاکستان کا oath آپ پر بھی binding ہے اور ہم پر بھی binding ہے۔ اسی آئین پاکستان کو برقرار رکھنے کے لئے ہم لوگ مشرف کے خلاف بھی میدان میں نکلے تھے کیونکہ جو آئین کو توڑے گا اس کے خلاف ہم کھڑے ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جو اس آئین کے خلاف جائے گا اس کے خلاف ہم نکلیں گے۔ جو سلیکٹڈ ہو کر آئین کو اپنی مرضی کے تابع کرنے کی کوشش کرے گا اور اس پاکستان کو dictate کرنے کی کوشش کرے گا تو ہم اس کے خلاف کھڑے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ کہنا چاہوں گا کہ:

کچھ دیر کی خاموشی ہے پھر شور آئے گا
تمہارا تو صرف وقت آیا ہے ہمارا دور آئے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ اتنا ہی کریں جو کل برداشت کر سکیں۔ آج کسی فرد واحد کی بات نہیں ہو رہی، آج آئین اور قانون کی بات ہو رہی ہے اور آج اس اسمبلی کی روایات کی بات ہو رہی ہے۔ آج اس اسمبلی میں جو کچھ آپ کر رہے ہیں، اس اسمبلی کو دنیا کے سامنے ایک لولی لنگڑی اور مفلوج اسمبلی کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ ہم نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اس اسمبلی کی رِٹ کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں، ہم اس اسمبلی کی عزت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور جھوٹ کی بنیاد پر سیاست کرنے کا وقت گزر گیا۔ اب یہاں پر آپ کو سچ کا سامنا کرنا ہوگا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"یہ اندر جانے کی تیاریاں کریں" کی آوازیں)

جناب سپیکر! یہ لوگ کون ہوتے ہیں آپ کو dictate کرنے والے کہ "اندر جانا ہے" کل تم سارے اندر ہو گے کیونکہ انہوں نے کرپشن کے بازار گرم کئے ہیں جو کہ ہم نکال کر سامنے لا رہے ہیں۔ آپ لوگوں کی ایک ایک کرپشن عوام کے سامنے ہے۔ Traders کی طرف سے کی جانے والی ہڑتال نے آپ کے [*****] ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کسان بھی سڑکوں پر نکلنے کو تیار بیٹھا ہے۔ آج پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا کہ پاکستان کی چار بڑی bumper crops کی پروڈکشن میں کمی آئی۔ جب نا اہلوں اور نالائقوں کی حکومت آتی ہے تو پھر یہی سب کچھ ہوتا ہے۔ جب جھوٹوں اور سلیکٹڈ کی حکومت آتی ہے تو پھر یہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آج سوال پروڈکشن آرڈر کا نہیں ہے اور آج سوال جناب حمزہ شہباز شریف کی پروڈکشن کا نہیں ہے بلکہ آج سوال اس اسمبلی کی عزت کا ہے، آج سوال آئین اور قانون کی پاسداری کا ہے اور ہمیں اس سلیکٹڈ حکومت سے کوئی امید نہیں ہے کیونکہ جو حکومت رانا ثناء اللہ جیسے شخص کو منشیات کے جھوٹے پرچے میں اندر کر سکتی ہے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔ اگر آپ نے منشیات کا کُھرا نکالنا ہے تو بنی گالہ کے باہر ناکہ لگا دیں جہاں پر آدھے لوگ آپ کو منشیات لیتے اور پیتے نظر آئیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان کی عوام کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا اور پاکستان کی عوام سے جھوٹ نہیں بولا جا سکتا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے پھر گزارش ہے کہ آپ سے ہم نے ایک رولنگ مانگی ہے اور ہم نے آپ کے سامنے precedents رکھے ہیں۔ اس قانون کے آنے کے بعد ہمیں کوئی بھیک نہیں چاہئے، ہمیں قاعدے اور قانون کے مطابق آپ کی رولنگ چاہئے اور جب تک رولنگ نہیں آئے گی یہ وقفہ سوالات اور تحاریک التوائے کار سب مذاق ہے جسے ہم نہیں چلنے دیں گے۔ ہمیں آپ کی طرف سے رولنگ چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر صفحہ نمبر 35 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! تشریف رکھیں۔ (شور وغل)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ رانا ثناءاللہ کے سائے سے ڈرتے ہیں اور وہ باعزت بری ہو جائیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! تشریف رکھیں۔ رانا مشہود احمد خان! آپ نے جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میں انہیں حذف کرتا ہوں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ابھی رانا مشہود احمد خان کی طرف سے جمہوریت کی عزت اور جمہوریت کی پاسداری کے حوالے سے گفتگو کی گئی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

(شور وغل)

جناب سپیکر! جن افراد کے پروڈکشن آرڈر کا انہوں نے تذکرہ کیا۔ صورتحال یہ ہے کہ برطانیہ کے ایک اخبار نے یہ رپورٹ دی کہ وہ نام نہاد پٹواری اعلیٰ، وہ نام نہاد قاتل اعلیٰ، وہ نام نہاد خادم اعلیٰ جو پچھلے دس سال پنجاب کی عوام کو بے وقوف بناتا رہا اُس نے زلزلہ کے متاثرین غریب عوام اور مڈل کلاس عوام کا پیسا بھی ہڑپ کر لیا۔

جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ انہیں تو شرم آنی چاہئے کہ انہوں نے زکوٰۃ کا پیسا بھی نہیں چھوڑا، انہوں نے مسکینوں کا پیسا بھی نہیں چھوڑا، انہوں نے یتیموں کا پیسا بھی نہیں چھوڑا، انہوں نے غریبوں کا پیسا بھی نہیں چھوڑا اور یہ آل پاکستان لوٹ مار ایسوسی ایشن ہے آج پوری پاکستانی قوم ان کا چہرہ دیکھ لے کہ ایک جناب فیاض الحسن چوہان بول رہا ہے اور ساروں کی دو کلو کے ڈڈو کی طرح چیخیں نکل رہی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل
" جھوٹوں پر، لعنت" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! برسات کے موسم میں دو کلو کے ڈڈو کی چیخیں جس طرح کڑاں کڑاں نکلتی ہیں ویسے ہی یہ ساری اپوزیشن اس وقت کڑاں کڑاں کر رہی ہے صرف ایک جناب فیاض الحسن چوہان جو جناب عمران خان کا سپاہی ہے اُس کو یہ برداشت نہیں کر پا رہے، یہ ہے ان کی جمہوریت، یہ ہیں ان کے جمہوری عقائد۔

جناب سپیکر! کسی کرپٹ اور بددیانت شخص کو پروڈکشن آرڈر دینے کی قانون اجازت دیتا ہے، روایات اجازت دیتی ہیں اور نہ ہی ethics اجازت دیتے ہیں۔ میں اپنے اس بھائی سے جو تازہ تازہ خضاب لگا کر آئے ہیں اور جوان بننے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں میں ان سے پوچھوں گا کہ آپ کے منہ سے اچھا نہیں لگتا کہ آپ دیانتداری کی بات کریں کیونکہ آپ کے خلاف بھی نیب کا کیس ہے، آپ کے خلاف بھی کرپشن کا کیس ہے، آپ کے خلاف بھی کروڑوں روپے کی لوٹ مار کا کیس ہے، آپ کو تو یہ جچتا ہی نہیں ہے کہ آپ یہاں پر کھڑے ہو کر ethics کی بات کریں، values کی بات کریں، اصولوں کی بات کریں، آپ تو خود کرپٹ ہیں، بددیانت ہیں اور آپ رانا ثناء اللہ کی بات کرتے ہیں، رانا ثناء اللہ جس کے متعلق سب انسپکٹر فرخ وحید نے یہ کہا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے کئی لوگوں کو قتل کیا، میں نے اپنے ہاتھوں سے قبضہ گروپ کی سرپرستی کی، میں نے اپنے ہاتھوں سے منشیات فروشوں کی سرپرستی کی۔ سب انسپکٹر فرخ وحید کی ویڈیو پورے پاکستان میں وائرل ہے۔

جناب سپیکر! اپوزیشن کے ان ممبران کو شرم آنی چاہئے کہ یہ منشیات فروش کے لئے یہاں پروڈکشن آرڈر کی بات کر رہے ہیں اور پھر وہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف میک اپ والی سرکار جو کہتے تھے جس دھج سے کوئی مقتل کو گیا، تو آج اُنہیں کہو اپنی اُس سج اور دھج کے ساتھ نیب کی حوالات میں زندگی بسر کریں کیونکہ وہ deserve کرتے ہیں کہ وہ وہاں پر رہیں اور میں حیران ہوں اپنے ان سارے دوستوں کے اوپر آج مقابلہ ہو گا میں اکیلا بولوں گا، یہ سارے اپوزیشن والے شور مچائیں گے اور میں اکیلا ان کی پی ٹی کرواؤں گا، یہ سارے پی ٹی کریں گے، میرے اشارے پر پی ٹی کریں گے، میں بولوں گا یہ چیخیں گے، میں بات کروں گا یہ ڈانس کریں گے، میں تقریر کروں گا یہ ٹھمکے ماریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹوں پر، لعنت لعنت" کی نعرے بازی)
(شوروغل)

جناب سپیکر! شاباش، شاباش یہ ہے ان کے ethics، اپنی بات سنانے کے بعد ان میں ہمت نہیں ہے کہ سچ اور حق بات سن سکیں اگر ان میں ہمت ہے تو یہ خاموش ہو جائیں، اگر یہ جمہوری روایات کے حامل ہیں تو یہ خاموش ہو جائیں، اگر یہ جمہوری اقدار کو مانتے ہیں تو یہ خاموش ہو جائیں، اگر یہ اپنے قانون کی بات کرتے ہیں تو پھر یہ خاموش ہو جائیں، اگر یہ ethics اور values کی بات کرتے ہیں تو یہ خاموش ہو جائیں، اگر انہیں عوام کی پرواہوتی تو یہاں پر غریب عوام کی بہتری کے لئے سوالات پوچھے جا رہے تھے۔ اپوزیشن کے سارے ممبران کھڑے ہو جائیں، شاباش، شاباش، سارے کھڑے ہو جاؤ، اب سارے بیٹھ جاؤ۔

جناب سپیکر! یہ ہے ان کی جمہوری روایات، صحافی دوست یہ ہے ان کی جمہوری روایات، شاباش، شاباش۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ چیئر سے بات کریں اور اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہ چپ کریں گے تو پھر میں بولوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ بات کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نیازی گو، گو نیازی گو" کی نعرے بازی)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو" کی نعرے بازی)

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے ان کا ڈانس complete ہو چکا ہے اگر ان میں اخلاقی رمق ہے تو یہ بیٹھ جائیں اور یہ میری بات سنیں،

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون! بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا مشہود احمد خان! تشریف رکھیں، جناب فیاض الحسن چوہان آپ بھی تشریف رکھیں۔ وزیر قانون بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے)

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف دوبارہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

(شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے)

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف دوبارہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

(شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! وزیر قانون بات کریں گے۔ تمام اپوزیشن ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ وزیر قانون بات کریں گے۔ ماشاءاللہ آپ ممبران کو دیکھ کر مجھے اپنے سکول کا زمانہ یاد آرہا ہے کہ آپ کی جو آوازیں اور جذبات ہیں۔ جی، وزیر قانون! بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اپوزیشن ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں No cross talk. جی، وزیر قانون! بات کریں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج اجلاس شروع ہونے سے پہلے آپ کی صدارت میں ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا تو اُس میں اپوزیشن کے جو معزز ممبران تشریف لائے تھے اُنہیں ہم نے یقین دلایا تھا کہ چونکہ ریکوزیشن اجلاس آپ کا ہے ہم نے آپ کے ساتھ تعاون کرنا ہے اور اس اجلاس کے جو جو ایجنڈا آئٹمز ہیں۔ ان کے مطابق اگر چلانا چاہیں گے تو ہمارا تعاون ان کے ساتھ ہوگا۔ یہ ہم نے ان کے ساتھ طے کیا تھا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک سوال کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ آپ پروڈکشن آرڈر کے متعلق اپنی رولنگ دیں۔ اس میں آپ نے رولنگ دی اور میرے بھائی رانا مشہود احمد خان نے رولنگ پڑھی اور آپ نے متعلقہ رولز بھی پڑھے۔

جناب سپیکر! میں ان رولز کو صرف پڑھ دیتا ہوں، میں گزارش یہ کروں گا کہ یہاں پر اپوزیشن کے متعدد دوست وکیل حضرات بیٹھے ہیں یہ ذرا غور سے سن لیں پھر اس کا جواب دیں اور اس کے بعد ہم بھی جواب دیں گے۔

> After rule 79 the following rule 79-A shall be inserted.

جناب سپیکر! اب آگے ہے کہ:

> The Speaker may, of his own motion or on the written request of a member in custody on the charge of non-bailable offence, summon the member to attend a sitting or sittings of the Assembly [or a Committee which he is a member], if the Speaker considers the presence of such member necessary.

جناب سپیکر! اس میں دو دفعہ آپ کو صوابدیدی اختیار دیا گیا ہے ایک may پر اور دوسرا necessary پر۔ اب جب دونوں چیزوں پر آپ نے بڑا categorically سارے دوستوں کو یہ کہہ دیا ہے کہ یہ سپیکر کی صوابدید ہے اور اس صوابدید کو استعمال کرتے ہوئے آپ نے پروڈکشن آرڈر جاری نہیں کئے۔ اب آپ کی رولنگ یا آپ کے فیصلے کو کسی صورت چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج کا دن اپوزیشن کا ہے۔ انہوں نے اجلاس ریکوزیشن کیا ہے، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے اور انہوں نے جس مقصد کے لئے اجلاس بلایا ہے اس مقصد کو highlight کرنا ہے۔ اگر انہوں نے صرف نعرے مارنے کے لئے یہ اجلاس بلایا ہے تو پھر ہم یہاں چپ کر کے بیٹھے ہیں یہ نعرے مارتے رہیں۔ جب وقت پورا ہو جائے گا تو اجلاس ختم ہو جائے گا۔ اگر یہ اس وقت سے استفادہ کریں گے، اپنے خیالات کا اظہار کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے حق میں جائے گا یہ ہمارے حق میں نہیں جائے گا کیونکہ انہوں نے حکومت کو criticize کرنا ہے اور ہم نے اس کا جواب دینا ہے۔ Criticism گورنمنٹ پر آنا ہے ہمیں تو یہ suit کرتا ہے کہ یہ نعرے لگاتے رہیں اور ہم چپ کر کے بیٹھے سنتے رہیں۔ صبح اخبارات میں یہی آئے گا کہ اپوزیشن نے صرف نعرے مارے ہیں اور کوئی بنیادی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی اسمبلی کو اور اسی حکومت کو اس بات کا اعزاز حاصل ہے کہ اس نے پروڈکشن آرڈر کے متعلق فیصلہ کیا۔ اگر ہم تھوڑا political maturity کا مظاہرہ کریں گے جس طرح ہم نے یہ قانون بنانے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا ہے اسی طرح اس قانون پر عملدرآمد کرنے کے لئے بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے تو ہم اس کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اگر ہم نے صرف احتجاج کرنا ہے اور یہ کہنا ہے کہ یہ "جھوٹ ہے، لعنت ہے" تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ دوسری طرف سے بھی کہا جا سکتا ہے۔ آج ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے، آپ سپریم کورٹ کے فیصلے اٹھا کر دیکھ لیں آپ کے خلاف ہم نے مقدمات نہیں بنائے اگر آپ کو جھوٹا قرار دیا ہے تو وہ سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Sicilian مافیا کی بات ہوئی ہے تو وہ سپریم کورٹ نے کی ہے ہم نے نہیں کی۔ آج جو کچھ اخبارات میں آیا ہے برطانیہ سے آیا ہے وہ راولپنڈی، لاہور یا کراچی سے نہیں آیا۔ خدا کے لئے ان اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے ہم political maturity کا مظاہرہ کریں۔ ان کو ایک موقع ملا ہے اس موقع سے استفادہ کریں، اپنے خیالات کا اظہار کریں ٹریژری بنچز سے اس کا جواب دیا جائے گا۔ اگر یہ نعرے ماریں گے تو ہم نعرے نہیں ماریں گے، ہم اپنا وقت اور انرجی ضائع نہیں کریں گے ہم آپ کو سنیں گے۔ ہم صرف جناب فیاض الحسن چوہان کو کھڑا کر دیں گے

اور اپوزیشن کو کرنٹ لگ جائے گا۔ ہم نے صرف جناب فیاض الحسن چوہان کو کھڑا کرنا ہے اور ان کو کرنٹ لگنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس لئے میری استدعا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈرز کا وقت گزر چکا ہے، پانچ منٹ کے بعد وقفہ سوالات بھی ختم ہو جائے گا۔General discussion شروع کریں اس میں جس نے بات کرنی ہے وہ کرے ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ تشریف رکھیں۔ رانا مشہود احمد خان! آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے جو بات کی ہے ہم تو خود کہتے ہیں کہ اس ہاؤس کا تقدس بحال ہونا چاہئے۔ اس ہاؤس میں جو legislation ہوتی ہے اس پر عمل ہونا چاہئے۔ یہ جو قاعدہ 79(a) کو پڑھ رہے ہیں، تحریک ہم نے move کی یہ ہماری ہے اور اس پر یہ اپنی مرضی کی interpretation نہیں کر سکتے۔ آرٹیکل 25 جس کی میں نے پہلے بات کی تھی کہ:

> All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.

جناب سپیکر! اب یہاں پر جب ہم equal protection of law کی بات کرتے ہیں تو اسی ہاؤس کے اندر جو پروڈکشن آرڈر پر بل پاس ہوا اس پر۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کر رہا ہوں۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! بات یہی کریں گے میں صرف ایک منٹ معلومات کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جس constitution کے آرٹیکل کا حوالہ دیا ہے وہ constitution کب بنا ہے؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وہ 1973 میں بنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ آئین پچھلے دس سالوں میں لاگو نہیں تھا؟

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ جب پروڈکشن آرڈر پر یہاں legislation ہوئی تھی تو محترم وزیر قانون نے، مجھے آج افسوس ہوا ہے کہ ہمارے دور میں جب وزیر قانون کھڑے ہوتے تھے تو کسی کیبنٹ ممبر کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ وہ کھڑا ہو کیونکہ حکومت کو represent کر رہا ہوتا ہے اور اس نے حکومت کا مؤقف دینا ہوتا ہے۔ یہاں پر لوگ نمبر بنانے کے لئے اپنے وزیر قانون کے عہدے کی پاسداری نہیں کرتے تو اس پر ہم ان کے ساتھ اظہار افسوس کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو قانون بنا ہے اس پر جناب محمد بشارت راجا نے یہاں کھڑے ہو کر ایک تقریر کی تھی جس کا انہوں نے پورے کا پورا کریڈٹ لیا تھا اور ہم نے ان کو کریڈٹ دیا بھی تھا لیکن آج میں پھر کہوں گا کہ اس اسمبلی کے اندر جو قانون بنا ہے اس قانون کے بعد precedent یہ ہیں کہ جناب عبدالعلیم خان 110 دن کے لئے نیب کی custody میں ہوتے ہیں جس میں سے 80 دن اس اسمبلی کے اندر ہوتے ہیں۔ وہ چار قائمہ کمیٹیوں میں شامل ہوتے ہیں اور رات 10:00 بجے، 11:00 بجے، 12:00 بجے تک ان کے لئے جیل کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔ ہم اس طرح کی کوئی رعایت نہیں مانگ رہے ہیں ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں اور یہ میرا بہت اہم سوال ہے کیونکہ میں ایک بحیثیت قانون دان، بحیثیت student of law یہ سمجھتا ہوں کہ آج اگر ہم اس طرح کی interpretation کرنا شروع کر دیں گے تو یہ اسمبلی جس کو ہم کہتے ہیں کہ یہ ایک august body ہے، یہ اسمبلی جو کسٹوڈین ہے، یہ اسمبلی جہاں پر legislation ہوتی

ہے، یہ اسمبلی جہاں سے قانون بنتے ہیں اور عوام کی قسمتوں کے فیصلے ہوتے ہیں جب اس اسمبلی میں ہم قانون پر compromise کرنا شروع کر دیں گے تو پھر اس اسمبلی میں اور ایک آمر کے دور میں بنی ہوئی اسمبلی میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آج آپ کھل کر یہ بیان کر دیں، میں وزیر قانون سے پوچھتا ہوں کہ یہ کھل کر بیان کر دیں کہ ان کے اوپر کس کا پریشر ہے، کس کا ڈنڈا ہے؟ ہاؤس کو بتایا جائے جس کی بنیاد پر یہ کارروائیاں ہو رہی ہیں تو ہم آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں۔ ہم اس اسمبلی کی اعلیٰ روایات کو لے کر چلنے کے لئے تیار ہیں اگر آپ پر کوئی پریشر ڈال رہا ہے، اگر آپ کو کوئی مجبور کر رہا ہے تو میں اپنی جماعت کے behalf پر اس پاکستان میں جمہوریت پسندوں کے behalf پر آپ سے ایک commitment کرتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے، آپ ہاؤس کو بتائیں کہ آپ پر کون پریشر ڈال رہا ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! قانون کی بات کریں، precedents کی بات کریں، اس اسمبلی کی روایات کی بات کریں تو آج آپ کی رولنگ وہی آنی چاہئے جو آپ کے حکومتی لوگوں کے لئے آتی رہی ہے۔ آج آپ کی رولنگ وہی آنی چاہئے جو قاعدہ اور قانون کہتا ہے کیونکہ ہم سب قاعدے اور قانون کے پابند ہیں۔

جناب سپیکر! میں محترم جناب محمد بشارت راجا کا ہمیشہ احترام کرتا ہوں انہوں نے آج ایک بات کی ہے۔ دیکھیں، اس ملک میں اب جھوٹ کی سیاست ختم ہونی چاہئے، اس ملک کے اندر جھوٹوں کا منہ بند ہونا چاہئے۔ اس پر ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ آچکی ان کو اس کا خیال کرنا چاہئے۔ 2005 میں زلزلہ آتا ہے، میاں محمد شہباز شریف 2007 میں پاکستان واپس آتے ہیں، 2008 سے 2012 تک وفاق میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہوتی ہے، ایرا ایک وفاقی ادارہ ہے اور اس وقت پنجاب کے اندر دو لوگ DFID کے ساتھ کام کرتے تھے، یہ ذرا غور سے سنئے گا۔ 2008 سے 2012 تک محترم اسد عمر صاحب DFID کے ساتھ پنجاب میں Punjab Skill Development Fund پر کام کرتے تھے۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ان کو بات کرنے دیں۔ رانا صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اس کے بعد پھر آپ مجھے اجازت دیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے ان کو respond کرنا، آپ ان کا جواب دیجئے گا۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بیٹھ جائیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آج آپ کی چیئر کے بھی تقدس کا معاملہ ہے آپ نے ہاؤس کو بھی in order رکھنا ہے۔ جب وزیر قانون حکومت کے behalf پر respond کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے لگتا ہے کہ جس طرح جناب محمد سبطین خان کے خلاف سازش ہوئی کہ وہ وزیر اعلیٰ کے candidate تھے، جس طرح جناب عبدالعلیم خان کے خلاف سازش ہوئی کہ وہ بھی وزیر اعلیٰ کے candidate تھے اور آج مجھے وزیر قانون کے خلاف بھی سازش لگ رہی ہے، ان کے خلاف بھی کوئی سازش ان حکومتی بنچوں میں چل رہی ہے اور ان کی اتھارٹی کو بار بار undermine کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں جو بات کر رہا تھا کہ پنجاب میں DFID کے دو نمائندے تھے اسد عمر صاحب جو Punjab Skill Development Fund کو oversee کرتے تھے، شفقت محمود صاحب جن کو میں نے خود اپنے کانوں سے میٹنگز کے اندر میاں محمد شہباز شریف کی تعریفیں کرتا سنا ہے اور لندن ان کے ساتھ گئے اور وہاں پر ان لوگوں نے پنجاب کا کیس، میاں محمد شہباز شریف کا کیس، ان کی حکومت کا کیس plead کیا تو آج آپ الزام کس منہ سے لگاتے ہیں؟ جب میاں محمد شہباز شریف کا تعلق ہی نہیں تھا، جب آج DFID کا اس پر بیان آچکا تو ہم یہی کہتے ہیں کہ جھوٹے پر اللہ کی لعنت، جھوٹے پر اللہ کی لعنت،

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

(شور و غل)

جناب سپیکر! پاکستان کی عوام کو بے وقوف نہیں بنایا جاسکتا، وہ میاں محمد نواز شریف جس کو ایک جھوٹے مقدمے میں سزا دے کر اندر کیا گیا، 165 دن روز عدالتوں میں کھڑا کیا گیا اور جب ان کی اپیل کی باری آتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ستمبر میں ہو گی، جس طرح 165 دن روزانہ کی پیشی لگتی تھی تو اپیل فوراً کیوں نہیں لگ سکتی؟ وہ جج صاحب جن کا اقبالی بیان سامنے آگیا، دوسروں پر جوڈیشل کمیشن فوری طور پر بنائے جاتے ہیں، ان پر کیوں نہیں بنتا؟

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش صرف اتنی ہے کہ ہم یہاں پر کسی کی ذات کی بات نہیں کر رہے، ہم اس ہاؤس کی عزت کی بات کر رہے ہیں، ہم اس چیئر کی عزت کی بات کر رہے ہیں، آج آپ کا فیصلہ quote ہو گا اور تاریخ کا حصہ بنے گا یہ اقتدار آنی جانی چیز ہے۔ اقتدار کا کوئی بھروسہ نہیں اور جو حالات ہو چکے ہیں آپ کا تو بالکل کوئی بھروسہ نہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس وقت ہم قانون اور آئین کی بات کرتے ہوئے جو آئین اور قانون میں لکھا ہے اس کی بات کریں، آپ رولز کے مطابق بات کریں۔ بہت شکریہ

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
نے اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی شروع کر دی)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں رولز پڑھ لوں اس کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ تشریف رکھیں۔ Please order in the House. رانا صاحب! میں اردو میں رولز پڑھ رہا ہوں، قاعدہ 79-A زیر حراست ممبر کی پروڈکشن،

(I) سپیکر باتحریک خود یا قابل ضمانت جرم کے الزام میں زیر حراست ممبر کی تحریری درخواست پر سپیکر اگر۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ کی انگریزی بہت اچھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ میں نے انگلش پڑھی تھی تو آپ کو سمجھ نہیں آئی، اب میں اس لئے اردو میں پڑھ رہا ہوں، میں آپ کے لئے اردو میں پڑھ رہا ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب مراد راس! نہیں، نہیں آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! No.

جناب قائم مقام سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! آپ اردو میں بات کریں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں فارسی میں بات نہیں کر رہا، میں اردو میں بات کر رہا ہوں۔ میں French میں بات نہیں کر رہا بلکہ اردو میں بات کر رہا ہوں۔ آپ بات سمجھیں ناں۔ سپیکر اگر ایسے رکن کی موجودگی کی ضرورت کو سمجھے۔۔۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! آپ کو اردو پڑھنی نہیں آتی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انگریزی آپ لوگوں کو سمجھ نہیں آنی، وہ آپ کو سمجھ نہیں آئے گی، وہ میں نے آپ کو پڑھ کر سنائی ہے۔ وہ آپ کو سمجھ نہیں آنی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
نے اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی شروع کر دی)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو floor دیتا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی شروع کر دی)

جی، جناب محمد وارث شاد!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید عثمان محمود! آپ بات کر لیں۔ جی، سید عثمان محمود بات کرنا چاہیں گے۔ جناب فیاض الحسن چوہان! سید عثمان محمود کو بات کرنے دیں۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔ جناب فیاض الحسن چوہان! میں پریشان ہوں کہ آپ کا ان کے ساتھ کیا connection ہے آپ جب بھی کھڑے ہوتے ہیں تو احتجاج شروع ہو جاتا ہے۔ جی، سید عثمان محمود! آپ بات کریں۔ Please order in the House سید عثمان محمود کو بات کرنے دیں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں کوئی گزارشات کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید عثمان محمود! آپ بات کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی کا ہمیشہ ایک بڑا pro-democracy, اور pro-parliamentary supremacy اس ملک میں عدل اور انصاف کے نظام کے حق میں ایک مؤقف رہا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ دیکھتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے کہ ٹریژری کی طرف سے یا اپوزیشن کی طرف سے جب اس august House کا تقدس پامال کیا جاتا ہے، اس میں ہم سب losing end پر ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں رانا مشہود احمد خان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اگر اس معزز ہاؤس نے ایک لاء اور رولنگ پاس کر دی تھی اور magnanimity کا مظاہرہ کیا تھا۔ مجھے اس بات کو کہنے میں بالکل کوئی شرم نہیں آتی کہ دس سال پی ایم ایل (ن) کی حکومت تھی، انہوں نے پروڈکشن آرڈر کا عمل رولز آف پروسیجر سے نکال دیا تھا۔ آپ کی حکومت آئی اور آپ نے اس کو اس ایوان کی کارروائی کا حصہ بنایا مگر اب جب وہ اس ایوان کی کارروائی کا حصہ بن چکا ہے تو ہم اس ہاؤس کے

ممبر کی خاطر، ان کا یہ ایک right بن چکا ہے تو ہم اس right کو exercise کرنے سے گریز کیوں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! پہلے بھی یہ ہوا کہ ایک Bill unanimously اس august House سے پاس کیا گیا اور پھر خاموشی طاری ہوگئی، جناب محمد بشارت راجا میرے بزرگ ہیں اور وہ میرے لئے معزز ہیں، مگر میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر ہم ایک ایسا لاء پاس کرتے ہیں یا ایک ایسی رولنگ پاس کرتے ہیں جس پر ہم عملدرآمد نہیں کرسکتے تو کیا یہ اس august House کی توہین نہیں ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے بھائیوں سے بھرپور اتفاق کرتا ہوں کہ ووٹ کو عزت دینی چاہئے، mandate کو عزت دینی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک تاریخ ساز بات کرنا چاہوں گا کہ 2015 میں لوکل گورنمنٹ الیکشن conduct کیا گیا اور پورے پنجاب کے 36 اضلاع میں وہ الیکشن ہوا۔ اس الیکشن کے نتیجے میں 35 اضلاع میں پاکستان مسلم لیگ (ن) بھرپور طور پر فتح یاب ہوئی لیکن ایک ضلع جس کا نام رحیم یار خان ہے وہاں پاکستان پیپلز پارٹی by a huge margin جیتی، آج پی ٹی آئی کے بنچز پر وہ دوست بیٹھے ہیں جو اس وقت مسلم لیگ (ن) کا حصہ تھے۔

جناب سپیکر! میں آج پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ہر فاضل ممبر سے پوچھتا ہوں کہ کیا ضلع رحیم یار خان کے mandate کی عزت کی گئی اور کیا ضلع رحیم یار خان کے ووٹ کو عزت دی گئی؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے باوجود بھی آج ہم parliamentary supremacy کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم اس ایوان کے تقدس کے حق میں کھڑے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی

سید عثمان محمود: محترمہ عظمیٰ بی بی! مہربانی کی بات نہیں، میں historic بات کر رہا ہوں آپ اپنی لیڈرشپ سے پوچھیں۔ ایک چیز ہوتی ہے caravan جس کے کئی دفعہ اثرات جلدی آجاتے ہیں اور کئی دفعہ تھوڑا wait کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ آپ کی حکومت کو بھی یہ گزارش کروں گا کہ آپ بھی وہ غلطیاں نہ کریں جن کا شاید کل کو آپ کو بھی خمیازہ بھگتنا پڑے۔ آپ بھی اپوزیشن اور پارلیمنٹ کو، ایوان کو چاہے وہ صوبائی اسمبلی ہے چاہے وہ قومی اسمبلی ہے اسے confidence میں لے کر چلیں، اس کی رائے کے ساتھ چلیں، parliamentary committees کو فعال کر کے چلیں تو اس میں میرا نہیں بلکہ آپ کا فائدہ ہے۔ جب parliamentary committees active ہوتی ہیں، جب پارلیمنٹ خود active ہوتی ہے تو حکومت مضبوط ہوتی ہے۔ میں یہی چند گزارشات کرنا چاہتا تھا۔ Very kind of you and thankyou for your time

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی شروع کر دی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ تھوڑا سا حوصلہ کر لیں۔ تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ٹی ایچ کیو ہسپتال پسرور میں سرجن کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1283: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال پسرور ضلع سیالکوٹ کی نئی بلڈنگ کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو پسرور میں سرجن نہ ہے جس کی وجہ سے معمولی آپریشن کے لئے لوگوں کو ڈی ایچ کیو یا لاہور جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ہسپتال میں سرجن ڈاکٹر کے تقرر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پسرور کی نئی بلڈنگ کی تعمیر اور مشینری کی فراہمی کے لئے کل 136.656 ملین روپے منظور ہوئے تھے ان میں سے بلڈنگ کی تعمیر پر109.641 ملین روپے رکھے گئے۔ ان میں سے بلڈنگ کی تعمیر پر 104.784 ملین روپے مئی 2019 تک خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال پسرور میں سرجن ڈاکٹر ولید انجم تعینات ہے اور لوگوں کو سرجری کی سہولیات ہسپتال میں مہیا کی جارہی ہیں۔

(ج) اوپر تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔

صوبہ میں ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) کے تدارک کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1450: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت صوبہ میں ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) حکومت نے صوبہ کے کن کن ہسپتالوں میں کتنے مریضوں کو سال 18-2017اور سال 19-2018 میں ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کے فری علاج کی سہولت فراہم کی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے بنیادی شرط مریض کے خون کا PCR ٹیسٹ کیا جائے اگر درست ہے تو حکومت صوبہ کے کن کن ہسپتالوں میں PCR کے ٹیسٹ کی سہولت کے لئے مطلوبہ مشینری اور دیگر ساز و سامان مہیا کر چکی ہے؟

(د) حکومتی اقدامات کی بدولت ہیپاٹائٹس کا مرض کنٹرول کرنے میں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حکومت پنجاب کی ہدایات پر وزیر صحت پنجاب کی قیادت میں ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض کے علاج معالجہ اور روک تھام کے لئے ایک جامع اور پائیدار حکمت عملی زیر عمل ہے جو کہ ٹھوس اور منظم اقدامات پر مشتمل ہے۔

اس حکمت عملی کے تحت تین مرکزی شراکت دار، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ (SHD&P)، پی کے ایل آئی (PKLI) اور سپیشلائزڈ ہیلتھ و میڈیکل ایجوکیشن (ME&SH) شامل ہیں۔ جو کہ ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔

اس ضمن میں پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت ہیپاٹائٹس کلینکس ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کی سطح پر قائم کئے گئے ہیں جہاں پر ہر آنے والے مریض کی سکریننگ، ویکسینیشن اور علاج معالجہ کی سہولیات بلامعاوضہ مہیا کی جا رہی ہیں۔ صوبہ بھر میں ایسے 116 ہیپاٹائٹس کلینکس کام کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں 23 ہیپاٹائٹس کلینکس پی کے ایل آئی (PKLI) کے تحت قائم کئے ہیں جبکہ سپشلائزڈ ہیلتھ اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت تمام بڑے ٹیچنگ ہسپتالوں کے اندر بھی ہیپاٹائٹس یونٹ قائم کر دیئے گئے ہیں جہاں پر ماہر پروفیسر ز صاحبان کی زیر نگرانی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی جانب سے محکمہ پرائمری وسکینڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت ہپاٹائٹس کنٹرول پروگرام نے صوبہ بھر میں 20 ضلعی اور 96 تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں میں سال 18-2017 میں ہیپاٹائٹس (بی) کے 8176 اور ہیپاٹائٹس (سی) کے 89616 مریضوں کا مکمل علاج کیا گیا جبکہ سال 19-2018 میں ہیپاٹائٹس (بی) 3028 اور ہیپاٹائٹس (سی) کے 69025 مریض علاج معالجے سے مستفید ہوئے۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ ہیپاٹائٹس کی تشخیص کے لئے بہترین طریقہ خون کا PCR ٹیسٹ ہے۔ اس سلسلے میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام نے صوبائی دارلحکومت میں ایک مرکزی لیبارٹری قائم کی ہے جس میں ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) کے PCR ٹیسٹ بالکل مفت کئے جاتے ہیں۔ صوبہ بھر میں قائم ہیپاٹائٹس کلینکس سے خون کے نمونوں کو PCR ٹیسٹ کے لئے لیبارٹری تک بروقت پہچانے کا بہترین انتظام موجود ہے۔

(د) ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام (HCP) کی جانب سے کئے گئے اقدامات کی بدولت اب تک 8,75,000 سے زائد مریضوں کو رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر 6,69,000 سے زائد مریضوں کی سکریننگ کی گئی ہے جن میں سے 2,41,000 سے زائد مریضوں کا PCR ٹیسٹ کیا گیا اور اس کے نتیجے کی بنیاد پر 1,70,000 سے زائد مریضوں کو ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے ادویات مہیا کی جاچکی ہیں۔

اس کے علاوہ تقریباً 6,00,000 سے زائد افراد کو ہیپاٹائٹس "بی" کی ویکسین لگائی جاچکی ہے جبکہ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کی جانب سے تمام 36 اضلاع میں پندرہ لاکھ Birth Dose بھی فراہم کی گئی ہیں۔

ایک تحقیق کے مطابق اگر پنجاب میں سالانہ بنیادوں پر تقریباً 8,12,000 ہپاٹائٹس (سی) کے مریضوں کو علاج مہیا کردیا جائے تو عالمی پائیدار ترقی کے ایجنڈے کے مقرر کردہ ہیپاٹائٹس اہداف کو پورا کیا جاسکتا ہے اور اس وقت پنجاب ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام اس سالانہ معیار کو برقرار رکھے ہوئے ہے لہٰذا حکومت کی کاوشوں اور عزم مصمم کی بدولت 2030 کے اہداف پر پورا اترنے کی بجاطور پر امید کی جاسکتی ہے۔

بہاولنگر: پی پی-240 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

*1454: **جناب محمد جمیل:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-240 بہاولنگر میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سی ہیں؟

(ب) ان تمام میں کتنے ڈاکٹر اور عملہ تعینات ہے، کتنی اسامیاں خالی ہیں، تو خالی اسامیاں کب تک حکومت پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی-240 بہاولنگر میں 13 بی ایچ یوز اور تین آر ایچ سیز ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

بی ایچ یوز:

1- BHUمہتہ جھیڈو	2- BHUجھیڈواں
3- BHUمہار شریف	4- BHUماڑی شوق شاہ
5- BHU 3/G	6- BHU 20/G
7- BHUنور سر	8- BHUجنڈوالہ
9- BHUپنجکوس	10- BHU کھیترانوالہ
11- BHUصادق نگر	12- BHUمحب علی
13- BHUقاسمکا	

آر ایچ سیز:-

1- RHCشہر فرید	2- RHC G/6
3- RHCمدرسہ	

(ب) ان تمام سینٹرز میں ڈاکٹرز کی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

تعینات ڈاکٹرز: 25 خالی اسامیاں : 0

ان تمام سینٹرز میں عملہ کی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہیں:-

تعینات عملہ: 272 خالی اسامیاں : 30

سکیل 5 تا 15 تک پنجاب بھر کی 2500 خالی اسامیوں کی سمری منظور ہونے کے بعد ان کی ریکوزیشن NTS کو بھجوادی گئی ہے جن پر جلد ہی تقرری کر لی جائے گی۔

رحیم یار خان: پی پی-266 میں
بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1519: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-266 رحیم یار خان میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سی کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں کون کون سی سہولیات دستیاب ہیں، تفصیل آگاہ کریں؟

(د) ان ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا نیز مسنگ فسیلٹیز کو کب تک فراہم کیا جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی-266 رحیم یار خان میں سات بی ایچ یوز اور دو آر ایچ سیز کام کر رہے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

بی ایچ یوز:

1- بی ایچ یوز بندور عباسیاں، یونین کونسل ڈھنڈی
2- بی ایچ یوز کوٹ سبزل، یونین کونسل موہب شاہ
3- بی ایچ یوز چک نمبر264/P، یونین کونسلP/264
4- بی ایچ یوز چک نمبر206/P، یونین کونسل چک نمبرP/264
5- بی ایچ یوز ماچھکا، یونین کونسل ماچھکا
6- بی ایچ یوز کوٹ سنجر خان، یونین کونسل سنجر خان
7- بی ایچ یوز چک نمبرNP/39، یونین کونسل موہب شاہ

آر ایچ سیز:

1- چک نمبر173/P، یونین کونسل چک نمبرP/173
2- چک نواز آباد، یونین کونسل نواز آباد

(ب) ان تمام بنیادی مراکز صحت میں صرف کمپیوٹر آپریٹرز کی سات اسامیاں خالی ہیں اس کے علاوہ بی ایچ یوز سنجر خان اور کوٹ سبزل کے علاوہ تمام پانچ بی ایچ یوز پر سینٹری انسپکٹر کی پانچ اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) بی ایچ یوز کوٹ سبزل، بندور عباسیاں، 264 اور 206 پر 24 گھنٹے ڈلیوری کی سہولت موجود ہے اس کے علاوہ دوسرے بی ایچ یوز پر صبح سے 2:30 دوپہر معمول کی OPD میں معمولی بیماریوں کی تشخیص اور علاج مہیا کیا جاتا ہے۔ رورل ہیلتھ سنٹرز نواز آباد اور 173/P پر 24 گھنٹے ایمرجنسی اور فری ڈلیوری کی سہولیات موجود ہیں۔ میڈیکولیگل کی سہولت دستیاب ہے علاوہ ازیں صبح 8:00 سے 2:00 بجے دوپہر تک آوٹ ڈور اور ان ڈور کی سہولیات دیہی عوام الناس کو دی جاتی ہیں۔حلقہ کے تمام ہسپتالوں میں ویکسینیشن کی فری سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ان خالی اسامیوں اور مسنگ فسیلٹیز کو جلد از جلد فِل کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ: آر ایچ سی بصیر پور کی ناگفتہ بہ صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

*1561: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی چار دیواری اور مین گیٹ گر چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں صحت کی بنیادی سہولتیں میسر نہ ہیں نیز کون کون سی مشینری اور کون کون سی ادویات اس میں دستیاب ہیں؟

(ج) جنوری 2018 سے فروری 2019 تک کتنے مریضوں کو آر ایچ سی میں چیک کیا گیا ان کو کون کون سی ادویات مہیا کی گئیں کتنے ڈلیوری کیسز ہوئے نیز کیا مذکورہ RHC میں ECG کی سہولت موجود ہے تو کتنے ECG ٹیکنیشن مرد ہیں اور کتنی خواتین ہیں؟

(د) سال19-2018 میں مذکورہ RHC کو کتنا بجٹ کس کس مد میں فراہم کیا گیا کتنی ادویات فراہم کی گئیں اس وقت مذکورہ ہسپتال میں کتنا سٹاف موجود ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، تعینات سٹاف کی تفصیل نام اور عہدہ وار فراہم فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ آر ایچ سی کی چار دیواری و مین گیٹ کی تعمیر و مرمت کرنے اور مسنگ فسیلٹیز پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی چار دیواری ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے لیکن مین گیٹ بالکل ٹھیک ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ دوسرے RHC کی طرح RHC بصیر پور میں بھی تمام بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ ان سہولیات میں ایکسرے، ECG، لیبارٹری ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ، ڈینٹل سیکشن، آپریشن تھیٹر، لیبر روم، EPI،MLC روم موجود ہیں اور ان سے متعلقہ تمام مشینری بھی دستیاب ہے۔ اسی طرح تمام ضروری ادویات بھی موجود ہیں جن سے عوام صحت، علاج معالجہ کی تمام سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے۔

(ج) جنوری 2018 سے فروری 2019 تک 79212 مریضوں کو آر ایچ سی بصیر پور میں چیک کیا گیا اور اور 1715 ڈلیوری کیسز ہوئے۔ مرض سے متعلقہ مریضوں کو تمام ادویات فراہم کی گئیں۔

جی ہاں! RHC بصیر پور میں ECG کی سہولت موجود ہے۔ ECG ٹیکنیشن کی اسامی کسی بھی RHC پر موجود نہیں ہوتی۔ لیکن آن ڈیوٹی ڈاکٹرز ECG کو آپریٹ کرتے ہیں۔

(د) سال19-2018 میں مذکورہ RHC کو کتنا بجٹ کس کس مد میں فراہم کیا گیا کتنی ادویات فراہم کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

Budget 2018-19

Salary budget	:	Rs.15047908/-
Telephone	:	Rs.65877/-
Electricity	:	Rs.267911/-
POL	:	Rs.295225/-
Stationery	:	Rs.49902/-
Printing	:	Rs.149701/-
Uniforms	:	Rs.49980/-
Medicine	:	Rs.395019/-
General Store	:	Rs.323326/-
X-Ray films	:	Rs.184620/-
Leave encashment	:	Rs.205680/-
Bedding Clothing	:	Rs.49850/-
Repair of Furniture	:	Rs.39800/-
Repair of Machinery and Equipments:	:	Rs.59500/-
Total Budget	=	Rs.17184299/-

مذکورہ ہسپتال میں کل اسامیاں 50 ہیں جن میں 40 اسامیاں پُر ہیں اور 10 اسامیاں خالی ہیں۔ تعینات سٹاف مع نام اور عہدہ کی تفصیلاً لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب، پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر نے دیہی مراکز صحت کی تعمیر ومرمت اور بہتری کے لئے (Strengthening of Rural Health Centers (Phase-I کے نام سے ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں شامل کی ہے۔ اس سکیم کی Estimated Cost تقریباً 1500 ملین روپے ہے اور مالی سال 20-2019 میں پنجاب کے دیہی مراکز صحت کی بہتری اور تعمیر ومرمت کے لئے 250 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی بھرپور کوشش ہوگی کہ دیہی مرکز صحت بصیرپور ضلع اوکاڑہ کو بھی ابتدائی مرحلہ میں شامل کرکے اس کی تعمیر ومرمت کی جائے۔

رحیم یار خان میں بنیادی مراکز صحت سے متعلقہ تفصیلات

*1572: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل کتنے بنیادی مراکز صحت ہیں؟

(ب) ضلع ہذا کی کون کون سی یونین کونسلز میں بنیادی مراکز صحت کی سہولت سے محروم ہیں؟

(ج) کیا ضلع ہذا کی آبادی کے مطابق بنیادی مراکز صحت قائم کئے گئے ہیں؟

(د) کتنے بنیادی مراکز صحت ایسے ہیں جن میں ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں 104 بنیادی مراکز صحت ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پرانی رورل یونین کونسلز کی حد بندی کے مطابق تمام یونین کونسلز میں بنیادی مراکز صحت موجود ہیں۔

(ج) حکومت کی مروجہ پالیسی کے مطابق یونین کونسل میں ایک بنیادی مرکز صحت قائم کیا جاتا ہے۔ ضلع رحیم یار خان کی تمام پرانی کونسلز میں بنیادی مراکز صحت موجود ہیں جو کہ اس ضلع کے عوام کو طبی سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔ تاہم حکومت پنجاب نے نئے بنیادی مراکز صحت کی تعمیر پر پابندی عائد کر رکھی ہے جس کی وجہ سے پورے پنجاب میں نئے بنیادی مراکز صحت نہیں بنائے جارہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے نیا انفراسٹرکچر بنانے کی بجائے موجودہ طبی اداروں کی مرمت، بحالی اور دیگر مشینری کی دستیابی کا ایک جامع پروگرام بنایا ہے تاکہ موجودہ اداروں کی کارکردگی اور بہتر سہولیات کی وجہ سے عوام زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

(د) ضلع کے تمام مراکز صحت میں ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

شیخوپورہ: پی پی۔139 میں طبی سہولیات
کے مراکز کی تعداد اوران کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*1582: **میاں جلیل احمد:** کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔139 شیخوپورہ میں طبی سہولیات کے کتنے سرکاری مراکز ہیں؟

(ب) ان مراکز میں میڈیکل وپیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد کیا ہے؟

(ج) ان مراکز کے انچارج ڈاکٹرز اوران مراکز کی کارکردگی جانچنے کے لئے محکمہ صحت کیا میکنزم بروئے کارلارہاہے کیاان مراکز صحت کی کارکردگی اطمینان بخش ہے؟

وزیرپرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔139 میں ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال،9 بنیادی مراکزِ صحت، ایک سول ڈسپنسری،ایک رورل ڈسپنسری اور ایک MCH سنٹر ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مراکز میں میڈیکل اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد درج ذیل ہے:

	Sanctioned	Filled	Vacant
THQ Hospital, Sharqpur	86	65	21
BHUs	63	47	16
Civil Dispensary	04	02	02
01Rural Dispensary & MCH Center	04	03	01

(ج) اس بابت گزارش ہے کہ ملازمین کی100 فیصد حاضری یقینی بنانے کے لئے سرکاری مراکز پر حکومتِ پنجاب کی طرف سے بائیومیٹرک مشینیں نصب کی گئی ہیں۔

مزید برآں ضلعی لیول پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی، شیخوپورہ کے آفیسران طبی مراکز کی کارکردگی جانچنے اور مزید بہتر بنانے کے لئے طبی مراکز کا دورہ کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام ہیلتھ facilities کے انچارجز کی ماہانہ میٹنگ کی جاتی ہیں اور میٹنگ کے دوران ان کی کارکردگی کو evaluate کیاجاتاہے۔

لاہور شہر کی آبادیوں میں چلنے والے میڈیکل سٹورز
کا ریکارڈ اور زائد المیعاد ادویات کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*1590: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور کی آبادیوں میں چلنے والے میڈیکل سٹورز کا کیا محکمہ کے پاس کوئی ریکارڈ ہے؟

(ب) کیا محکمہ چھوٹے چھوٹے میڈیکل سٹورز پر فروخت ہونے والی ادویات کی بعد از میعاد فروخت پر کوئی کارروائی کرتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ نے چھوٹے میڈیکل سٹورز پر اضافی قیمت میں ادویات فروخت کی روک تھام کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں تو تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حکومتِ پنجاب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے جولائی 2018 میں بوگس و جعلی ڈرگ سیل لائسنس کے سدِباب کے لئے کمپیوٹرائزڈ ڈرگ سیل لائسنس کا اجراء کیا ہے جس کے لئے حکومتِ پنجاب محکمہ صحت نے ترقیاتی سکیم کے تحت چیف ڈرگ کنٹرولر آفس کی تعمیرِ نو کی ہے۔ اس وقت پورے پنجاب میں میڈیکل سٹورز / فارمیسیز، ہول سیل کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے۔

حکومتِ پنجاب محکمہ صحت کے پاس پورے پنجاب کے تمام میڈیکل سٹورز / فارمیسیز کا ریکارڈ موجود ہے۔ شہر لاہور میں اس وقت مجموعی طور پر 4754 ادویات کے پوائنٹ آف سیل ہیں جن میں سے 2343 میڈیکل سٹورز، 1552 فارمیسیز، 762 ڈسٹری بیوٹرز اور 97 ہول سیلرز ہیں۔

(ب) حکومتِ پنجاب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ عوام کو اچھی صحت کی سہولیات اور معیاری ادویات فراہم کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہیں، پنجاب ڈرگ رولز 2007 اور ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت میڈیکل سٹورز / فارمیسیز پر زائد المیعاد

اور غیر معیاری ادویات فروخت کرنا جرم ہے اور جو ایسے جرم میں ملوث پایا جائے تو متعلقہ ڈرگ انسپکٹر ایسے بندے کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

حکومتِ پنجاب پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر نے اپنے ڈرگ انسپکٹرز کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ جہاں کہیں میڈیکل سٹورز / فارمیسیز پر ناقص اور زائد المیعاد ادویات کی فروخت کی شکایات موصول ہوں تو اس کے خلاف کارروائی کرے اور اس کی رپورٹ متعلقہ ادارے کو بھی بھیجے۔

حکومتِ پنجاب پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تعین کردہ ڈرگ انسپکٹرز وقتاً فوقتاً اپنے علاقے میں موجود میڈیکل سٹورز / فارمیسیز پر موجود ادویات کی ایکسپائری ڈیٹ چیک کرتے ہیں اور اگر کوئی میڈیکل سٹورز / فارمیسیز زائد المیعاد ادویات، نشہ آور اور ممنوعہ ادویات کی فروخت میں ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت قانونی کارروائی کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں ان ادویات کے نمونے تجزیے کے لئے DTL (ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری) بھیجتے ہیں اور اگر DTL رپورٹ کے مطابق یہ ادویات غیر معیاری ہوں تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں۔ گزشتہ سال 2018 میں حکومتِ پنجاب پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے ضلع و تحصیل کی سطح پر تعینات کئے ہوئے ڈرگ انسپکٹرز نے 40556 میڈیکل سٹورز / فارمیسیز کا معائنہ کیا اور 303 زائد المیعاد ادویات کے کیسز متعلقہ ڈسٹرکٹ کوالٹی بورڈ کو جمع کروائے جن کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2019 میں اب تک ڈرگ انسپکٹرز نے 11447 میڈیکل سٹورز کا معائنہ کیا اور 84 زائد المیعاد ادویات کے کیسز متعلقہ ڈسٹرکٹ کوالٹی بورڈ کو جمع کروائے ہیں۔

(ج) حکومتِ پنجاب پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب میں تعینات تمام ڈرگ انسپکٹرز کو ہدایات جاری کردی ہیں کہ ڈرگ مارکیٹ پر نظر رکھیں اور جہاں کہیں میڈیکل سٹورز، ڈسٹری بیوٹرز یا کمپنی غیر قانونی طریقے سے ادویات کی خود ساختہ یا

سٹیکر کے ذریعے لگائی گئی قیمت وصول کرے تو اس کے خلافDrug Act 1976 کے قوانین کے مطابق قانونی کارروائی کریں۔

حکومتِ پنجاب کے ڈرگ انسپکٹرز نے سال2019میں ادویات کی اضافی قیمت کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے"157" کیسز صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کو جمع کروائے ہیں۔صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ قانونی کارروائی کرتے ہوئے یہ کیسز متعلقہ ڈرگ کورٹ بھجوائے گی، جن کوDRAP ACT 2012کے شیڈول"2"کے مطابق متعلقہ میڈیکل سٹور / مینوفیکچرر کو سزا دی جاتی ہے۔

لاہور کی آبادیوں میں کھولے جانے والے زچہ بچہ سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*1593: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں تقریباً ہر آبادی میں میٹرنٹی کلینک اور زچہ بچہ سنٹر کھلے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گھروں میں چلنے والے میٹرنٹی سنٹرز زیادہ تر غیر قانونی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ اس معاملے میں کوئی کارروائی کرتا ہے نیز مستقبل میں ان کے سدباب کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں تقریباً ہر آبادی میں میٹرنٹی کلینک اور زچہ بچہ سنٹر کھلے ہوئے ہیں۔

(ب) تمام سنٹرز غیر قانونی نہیں ہیں، ان میں اکثر قانونی دائرہ اختیار میں رہ کر کام کرتے ہیں۔ جہاں پر موجود میڈیکل و پیرامیڈیکل سٹاف اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیتا ہے۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن مستقل بنیادوں پر ان کلینکوں، زچہ بچہ سنٹروں، میٹرنٹی ہومز وغیرہ کی انسپکشن میں مصروف رہتا ہے۔ غیر قانونی میٹرنٹی ہومز / سنٹرز کی جانچ پڑتال پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی فیلڈ ٹیم کرتی ہیں جن کو موقع پر سیل کر دیا جاتا ہے۔ جس میں میٹرنٹی کلینک، زچہ بچہ سنٹر، شفاخانہ جات، ہومیو پیتھک کلینک وغیرہ شامل ہیں جبکہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ان میٹرنٹی ہوم / زچہ بچہ سنٹر وغیرہ کی روزانہ کی بنیاد پر متعلقہ زون ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسران قانونی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے متعلقہ تھانوں کے تعاون سے ضروری کارروائیاں عمل میں لائی جاتی ہیں جن میں سر فہرست کلینک کو سیل کرنا ہے۔

پنجاب میں نئے ہسپتال بنانے اور ان میں طبی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***1627: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ میں کتنے نئے ہسپتال بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا ان ہسپتالوں میں تمام ٹیسٹ، آپریشن اور ادویات کی فری سہولت موجود ہے؟

(ج) کیا حکومت آبادی کے تناسب سے صوبہ بھر میں مزید نئے ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ میں نئے تعمیر شدہ اور اپ گریڈ ہونے والے مراکز صحت کی تفصیل درج ذیل ہے:

		نئے تعمیر شدہ مراکز صحت	اپ گریڈ ہونے والے مراکز صحت
1-	ڈسپنسریاں	11	00
2-	بی ایچ یوز	21	00
3-	آر ایچ سیز	13	03
4-	ٹی ایچ کیو ہسپتال	09	14
5-	ڈی ایچ کیو ہسپتال	02	02

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور دیہی مراکز صحت میں ٹیسٹ اور آپریشنز کی سہولیات موجود ہیں تاہم بنیادی مراکز صحت میں ٹیسٹوں اور آپریشنز کی سہولیات موجود نہیں ہوتی ان میں پرائمری سطح کی طبی سہولیات آؤٹ ڈور کے طور پر دستیاب ہیں تاہم تمام سرکاری سطح کے سرکاری ہسپتالوں، بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت میں ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر نے اپنے موجودہ طبی اداروں کو جن میں ضلعی ہسپتال، تحصیل ہسپتال، بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت شامل ہیں جن کو ری ویمپ کرنے کے لئے جامع منصوبہ جات شروع کئے ہیں جن کی کل لاگت تقریباً 48091.497 ملین روپے ہیں اور اس کے علاوہ حکومت نے نئے ہسپتال بنانے کے منصوبہ جات سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن کی کل لاگت 23023.406 ملین روپے ہیں۔ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب عوام کے علاج معالجہ کے لئے زیادہ سے زیادہ طبی ادارے قائم کئے جائیں گے۔

صوبہ میں پولیو ورکرز کو دیئے جانے والے مشاہرہ سے متعلقہ تفصیلات

*1630: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت کتنے پولیو ورکرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ورکرز ریگولر ہیں اور کتنے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں ان کی تنخواہ کتنی ہے یاان کو روزانہ کی بنیاد پر کتنے پیسے دیئے جاتے ہیں؟

(ج) صوبہ میں اب تک کتنے پولیو کے کیس سامنے آچکے ہیں اس جان لیوا بیماری کی آگاہی مہم کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں۔ تمام تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پورے پنجاب میں پولیو مہم کے دوران تقریباً 94,195 پولیو ویکسینیٹرز اور 17,299 سپروائزر اور دیگر کیٹیگری کا سٹاف ڈیوٹی سر انجام دیتا ہے کل تعداد 1,11,494 ہے۔

(ب) ان میں زیادہ تعداد گورنمنٹ کے مستقل ملازمین کی ہے جو مختلف سکیل میں کام کرتے ہیں۔ اور کچھ سٹاف نان ریگولر ہے جو اپنے عہدہ اور سکیل کے مطابق گورنمنٹ سے ماہانہ تنخواہ لیتے ہیں۔ متعدد جگہوں پر جہاں گورنمنٹ سٹاف کم دستیاب ہوتا ہے وہاں پر پولیو ٹیموں میں قطرے پلانے کے لئے رضاکار افراد پولیو مہم کے دنوں کے دوران رکھے جاتے ہیں جن کو یومیہ -/500 روپے مشاہرہ دیا جاتا ہے۔ رضاکار افراد کی تعداد مخصوص نہیں ہوتی اور ہر مہم کے دوران تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر گورنمنٹ کے سارے پولیو اور نگران سٹاف کو بھی یہی مشاہرہ دیا جاتا ہے۔

(ج) سال 2019 میں اب تک صوبے میں پولیو کے 3 کیس رپورٹ ہو چکے ہیں جو کہ تینوں لاہور شہر سے ہیں۔ حکومت پنجاب پولیو مہمات کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی ہے نیشنل ایمرجنسی ایکشن پلان کے تحت پولیو کے موذی مرض کے خاتمے کے لئے ڈیپارٹمنٹ کی کوششیں جاری ہیں جس میں ہر مکتبہ فکر اور معاون اداروں کی مدد، حمایت اور معاونت شامل ہونی ضروری ہے۔ آبادی کے ہائی رسک گروپس، مہمان بچے، انکاری اور رہ جانے والے ٹارگٹ بچے ہمارا خاص ہدف ہیں۔ ہر پولیو مہم کے لئے مناسب آگاہی مہم چلائی جاتی ہے اور سکیورٹی کی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب احتیاطی تدابیر بھی کی جاتی ہیں۔

صوبہ میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر
کی اسامیوں کی تعداد و بھرتی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*1666: **جناب گلریز افضل گوندل:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں DDHO کی کتنی اسامیاں منظور شدہ کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) DDHO کو تعینات کرنے کے لئے کیا معیار ہے؟

(ج) کیا تمام DDHO کو میرٹ پر تعینات کیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ بھر میں DDHO کی کل منظور شدہ 148 اسامیاں ہیں جن میں سے 147 منظور شدہ ہیں جبکہ ایک اسامی DDHO حسن ابدال کی منظور شدہ نہیں ہے۔ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) DDHO کو تعینات کرنے کے لئے گریڈ 17 اور 18 کے ڈاکٹرز MO، SMO، WMO اور SWMO اہل ہیں۔ تعیناتی کے لئے درج ذیل معیار ہے:

1۔ دو سال کی ریگولر سروس لازمی ہے۔

2۔ امیدوار کے خلاف کسی قسم کی کوئی انکوائری زیر التواء نہ ہو۔

دوران سروس کسی قسم کی بڑی سزا کا حامل نہ ہو۔

(ج) تمام DDHO کو میرٹ پر تعینات کیا گیا ہے۔ مطلوبہ معیار پر پورا اُترنے والے مناسب امیدواروں کو باقاعدہ انٹرویو کر کے تعینات کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ٹراما سنٹر کی تعداد
اور بھلوال میں ٹراما سنٹر کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***1667: جناب گلریز افضل گوندل:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کل کتنے ٹراما سنٹر بنا دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت موٹروے کے نزدیک بھیرہ میں ٹراما سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت کا تحصیل بھلوال میں ٹراما سنٹر بنانے کا ارادہ ہے تو ہاں کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ میں تقریباً24 ٹراما سنٹر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے سپیشلائزڈ یونٹس اور نئے ٹراما سنٹرز بنانے پر پابندی عائد ہے اس لئے حکومت اس وقت بھیرہ میں ٹراما سنٹر بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(ج) تحصیل ہسپتال بھلوال، ڈسٹرکٹ سرگودھا میں پہلے سے 20 بستروں پر مشتمل ٹراما سنٹر کام کر رہا ہے اس لئے تحصیل بھلوال میں حکومت کوئی نیا ٹراما سنٹر بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

صوبہ بھر کے ضلعی ہسپتالوں سے خطرناک فضلہ
تلف کرنے کے انسیریٹرز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1736: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے کن کن اضلاع میں ہسپتالوں کے خطرناک کوڑا/ فضلہ کو تلف کرنے کے لئے انسیریٹرز نصب کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ انسیریٹرز میں سرکاری ہسپتالوں کے علاوہ پرائیویٹ، ہسپتالوں کا کوڑا/ فضلہ بھی تلف کیا جاتا ہے؟

(ج) صوبہ بھر کے تمام اضلاع سے ہسپتالوں کے خطرناک کوڑا/فضلہ کو محفوظ انداز میں انسیریٹرز تک پہنچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے انفیکشن کنٹرول پروگرام کے زیر نگرانی 2017-18 میں 27 اضلاع میں ماحول دوست انسیریٹرز نصب کئے گئے ہیں۔ جن میں ٹوبہ ٹیک سنگھ، منڈی بہاؤالدین، جھنگ، مظفر گڑھ، اوکاڑہ، خانیوال، بہاولنگر، سرگودھا، جہلم، خوشاب، نارووال، حافظ آباد، چکوال، سیالکوٹ، قصور، ننکانہ صاحب چینوٹ، ساہیوال، گجرات، بہاولپور، پاکپتن، بھکر، وہاڑی، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، اٹک اور راجن پور شامل ہیں۔

(ب) ان 27 انسیریٹرز کی تنصیب دسمبر 2018 میں مکمل کی گئی ہے اور یہ مکمل طور پر فعال ہیں اور سرکاری ہسپتالوں کا خطرناک کوڑا تلف کر رہے ہیں۔ انسیریٹرز لگنے کے پہلے مرحلے میں سرکاری ہسپتال شامل تھے۔ اس کے بعد دوسرے مرحلے کا آغاز ہو گا جس میں پرائیویٹ ہسپتالوں کے علاوہ دیگر سرکاری محکموں کے تحت چلنے والے ہسپتال بھی شامل ہوں گے۔

(ج) صوبہ بھر کے تمام اضلاع سے ہسپتالوں کے خطرناک کوڑا / فضلہ کو محفوظ انداز میں انسیریٹرز تک پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1. سب سے پہلے خطرناک کوڑے کو عام کوڑے سے علیحدگی کے لئے تمام ہسپتالوں میں مختلف رنگ کے کوڑے دان (سرخ، پیلے اور سفید) مہیا کئے گئے ہیں۔
2. خطرناک کوڑا کو وزن کر کے سیل کیا جاتا ہے اور بار کوڈ سٹکر لگا کر مخصوص نمبر الاٹ کر دیا جاتا ہے۔
3. کوڑے کے لئے مختص کمرے yellow room تک خطرناک کوڑے کو پہنچانے کے لئے پیلی ٹرالی مہیا کی گئی ہے۔
4. کوڑے کو وقتی طور پر سٹور کرنے کے لئے 355 ہسپتالوں میں yellow room کمرے مختص کئے گئے ہیں جن میں ائرکنڈیشنڈ یا چلر لگائے گئے ہیں جہاں کوڑے کا دوبارہ وزن کیا جاتا ہے۔
5. صوبہ بھر میں 37 ائرکنڈیشنز گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر 155 ہسپتالوں سے 27 انسیریٹرز پر یہ فضلہ لے کر جاتی ہیں۔
6. انسیریٹرز تک پہنچنے پر ہر کوڑے کا تیسری بار وزن کیا جاتا ہے اور اسے جلا دیا جاتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سارے عمل کی بھرپور اور روزانہ کی بنیاد پر نگرانی کے لئے جدید سوفٹ وئیر تیار کیا گیا ہے جو کہ کوڑے کے ہر تھیلے کا وزن، اسے موصول کرنے کی جگہ، ہر ایک کوڑے کے کمرے میں موجود تھیلے اور جتنے تھیلے جلائے گئے ہیں ان کی تعداد ظاہر کرتا ہے۔ اس کی ضلعی اور صوبائی سطح پر نگرانی کی جاسکتی ہے۔ انسیریٹرز کے مقام کی نگرانی کے لئے CCTV کیمرے نصب کئے گئے ہیں۔ کوڑا لے جانے والی گاڑیوں کی نگرانی کے لئے جیوفینسنگ پر مشتمل ایک نظام موجود ہے جو کہ گاڑی کے روٹ پر موجودگی یقینی بناتا ہے۔ یہ سب کچھ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کیا جاتا ہے تاکہ گاڑی خطرناک کوڑا انسیریٹرز کے مقام کے علاوہ کہیں اور نہ لے جاسکے۔

خانیوال: پی پی۔209 اور پی پی۔210 جہانیاں میں بی ایچ یوز کی تعداد اور مطلوبہ سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1786: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔209 خانیوال اور پی پی۔210 خانیوال میں کتنے بی ایچ یو قائم ہیں؟

(ب) کیا ان بی ایچ یو کی چار دیواریاں اور بلڈنگ درست حالت میں ہیں؟

(ج) کیا ان بی ایچ یو میں ڈاکٹرز ضرورت کے مطابق تعینات ہیں اور اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) کیا ان بی ایچ یو میں ضرورت کی ادویات مع سانپ اور کتے کاٹنے کی ویکسین اور first aid کی سہولیات موجود ہیں کیا ان میں ایمبولینس کی سہولت بھی موجود ہے اگر ہاں تو کن کن بی ایچ یو میں ایمبولینس موجود ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی۔209 خانیوال میں گیارہ اور پی پی۔210 جہانیاں میں بھی گیارہ بنیادی مراکز صحت قائم ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

	پی پی- 209	پی پی-210
-1	بی ایچ یو10/36 R	بی ایچ یو علی شیر واہن
-2	بی ایچ یو10/28 R	بی ایچ یو میاں پور
-3	بی ایچ یو10/30 R	بی ایچ یو رحیم شاہ
-4	بی ایچ یو10/171 R	بی ایچ یو10/55 R
-5	بی ایچ یو10/76 R	بی ایچ یو10/102 R
-6	بی ایچ یو10/44 R	بی ایچ یو10/106 R
-7	بی ایچ یو10/58 R	بی ایچ یو10/127 R
-8	بی ایچ یو15/74 L	بی ایچ یو10/136 R
-9	بی ایچ یو10/70 L	بی ایچ یو10/139 R
-10	بی ایچ یو10/79 L	بی ایچ یو10/140 R
-11	بی ایچ یو10/67 L	بی ایچ یو10/157 R

(ب) پی پی-209خانیوال میںBHU 30/10R BHU 58/10R،BHU 171/10R اورBHU 74/15L کی چار دیواری ٹھیک نہ ہے جبکہBHU 67/10R کی بلڈنگ بھی خراب ہے مزید برآں پی پی-210 جہانیاں میںBHU 102/10R اور BHU 106/10R کی چار دیواری ٹھیک نہ ہے۔

حکومت پنجاب محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر نے مرحلہ وار ضلعی سطح اور تحصیل سطح کے ہسپتالوں کیrevamping کے لئے منصوبہ جات شروع کئے ہوئے ہیں تاہم فنڈز کی کمی کی وجہ سےBHUsاورRHCsکیrevampingاور strengtheningکے منصوبہ جات شروع نہیں کئے جاسکے۔

مالی سال2019-20میں بنیادی مراکز صحت کی بہتری کے لئے ایک پروگرام Strengthening of BHUs Phase-1شامل کیا ہے جس کے تخمینہ لاگت تقریباً300ملین ہے اور100ملین کیallocationرکھی ہے۔اس منصوبہ کے ذریعے بنیادی مراکز صحت کی مرمت کی جائے گی اور ضروری مشینری بھی مہیا کی جائے گی۔ چونکہ اس منصوبہ کی تکمیل مرحلہ وار ہے اس لئے جونہی فنڈز دستیاب ہوں گے۔ پی پی-209اور پی پی-210کےBHUsکی خراب عمارت اور چار دیواری بھی مرمت کی جائے گی۔

(ج) تمام BHUs میں ڈاکٹرز تعینات ہیں اور اپنی ڈیوٹی نہایت ایمانداری سے سرانجام دے رہے ہیں۔

(د) پی پی-209 خانیوال اور پی پی-210 جہانیاں میں موجود تمام BHUs پر ضرورت کی تمام ادویات موجود ہیں جن میں سانپ اور کتے کے کاٹنے کی ویکسین بھی موجود ہے، پی پی-209 خانیوال میں BHU 30/10R اور BHU 58/10R پر سرکاری ایمبولینس موجود ہے۔ پی پی-210 جہانیاں میں BHU 140/10R اور BHU 102/10R پر بھی سرکاری ایمبولینس کی سہولت موجود ہے جو کہ ایمرجنسی مریضوں کو قریبی ٹی ایچ کیو یا ڈی ایچ کیو تک مفت رسائی کی سہولت فراہم کرتی ہے۔

صوبہ میں ضلعی سطح پر STUNTED CHILD
کے حوالے سے آگاہی مہم سے متعلقہ تفصیلات

*1788: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے stunting child کے لئے اقدامات اٹھائے گئے ہیں تو کن کن اضلاع میں اور کیا ان اضلاع میں ضلع جہلم بھی شامل ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا وجوہات ہیں کہ اس کی آگاہی ضلع کی سطح پر نظر نہیں آرہی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بچوں کو stunting سے بچاؤ کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے خاطر خواہ اقدامات کئے جارہے ہیں۔ اس سلسلے میں آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت بچوں اور خواتین میں غذائی قلت سے بچاؤ اور خاتمے کے لئے مندرجہ ذیل سرگرمیاں منظم انداز میں جاری ہیں۔

- بچوں کی صحت اور غذائیت کی بہتری کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے صوبہ بھر کے مراکز صحت میں 1710 غذائی کمی کے علاج معالجہ کے مراکز قائم کئے گئے ہیں۔
- ماہر امراض اطفال کے زیر نگرانی تحصیل اور ضلعی ہسپتالوں میں Nutrition Stabilization Centers 58 قائم کئے جاچکے ہیں۔
- لیڈی ہیلتھ ورکرز کمیونٹی کی سطح پر خواتین اور بچوں کی ماہانہ سکریننگ کر رہی ہیں تاکہ غذائی کمی کے شکار بچوں اور خواتین کی نشاندہی اور علاج کیا جاسکے۔
- کارکنان صحت کو غذائی کمی سے بچاؤ و علاج، بریسٹ فیڈنگ کی اہمیت اور ترغیب کے لئے خصوصی طور پر تربیتی کورس اور ورکشاپس کروائی گئیں۔
- ٹیچنگ ہسپتالوں اور DHQs میں قائم Nutrition Stabilization Centers میں اضافی نرسز کی فراہمی۔
- غذائی کمی کا شکار بچوں کو خصوصی طور پر تیار کردہ خوراک Ready to use therapeutic food کی مفت فراہمی۔
- Stunting سے بچاؤ کے لئے 6 ماہ سے 24 ماہ کی عمر کے بچوں کو سال میں دو دفعہ وٹامن اور منرلز سے بھرپور ساشے کی مفت فراہمی۔
- بچوں کو پیٹ کے کیڑوں سے بچاؤ کے لئے سال میں دو دفعہ Deworming
- خواتین اور نو عمر لڑکیوں میں خون کی کمی سے بچاؤ کے لئے فولاد اور فولک ایسڈ کی گولیوں کی مفت فراہمی۔
- غذائیت سے متعلق شعور اور آگاہی مہیا کرنے کے لئے سکولز اور کالجز میں ہیلتھ سیشنز اور سیمینارز کا انعقاد۔
- ماں کے دودھ کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور اس سے متعلق درپیش مسائل کے حل کے لئے بڑے ہسپتالوں میں Management Clinics Lactation کا قیام۔
- لیڈی ہیلتھ ورکرز کی جانب سے کمیونٹی سپورٹ گروپ کا قیام جس کے تحت غذائیت اور ماں کے دودھ کی اہمیت کی تعلیم کو عام کرنا۔
- چھوٹے بڑے ہسپتالوں میں دودھ پلانے والی ماؤں کی سہولت کے لئے 1234 بریسٹ فیڈنگ کارنرز کا قیام۔
- صوبہ بھر میں بریسٹ فیڈنگ کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے Infant Feeding Board کا قیام اور صوبہ بھر میں بریسٹ فیڈنگ انسپکٹرز کی تعیناتی۔
- میڈیا بالخصوص سوشل میڈیا کے ذریعے غذائیت سے متعلق آگاہی اور غذائی کمی کی روک تھام کے لئے خصوصی مہم۔

مزید برآں اس بات کا تذکرہ کرنا ضروری ہے کہ عوام الناس میں غذائیت سے متعلق شعور پیدا کرنے اور stunting کی روک تھام کے لئے سال میں دو دفعہ Nutrition Week منایا جاتا ہے۔ گزشتہ سال یکم تا 6۔ اکتوبر 2018 کے Nutrition Week

کے دوران دیہاتوں اور کچی آبادیوں میں تقریباً7 کروڑ 63لاکھ افراد کو صحت اور غذائیت کی سہولیات فراہم کی گئی۔ اس دوران 78 لاکھ بچوں اور 19 لاکھ حاملہ اور دودھ پلانے والی ماؤں کی سکریننگ کی گئی جس میں سے 3 لاکھ 12 ہزار غذائی کمی کا شکار بچوں اور ایک لاکھ نو ہزار حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کو علاج کے لئے رجسٹر کیا گیا۔ دو سال سے چھوٹے تقریباً2 ملین بچوں کو غذائی کمی سے محفوظ رکھنے کے لئے وٹامن اور معدنیات سے بھرپور ساشے فراہم کئے گئے۔ دو سے پانچ سال اور سکول جانے والے تقریباً14.9 ملین بچوں کو پیٹ کے کیڑوں سے بچاؤ کی دوائی دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ غذائیت اور ماں کے دودھ کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے 2 لاکھ 98 ہزار ہیلتھ ایجوکیشن سیشنز منعقد کئے گئے جن میں تقریباً32 لاکھ خواتین نے شرکت کی۔

اس سال کے 8 تا 13۔ اپریل کے Nutrition Week میں تقریباً7 کروڑ 73 لاکھ افراد کو صحت اور غذائیت کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ دوران ہفتہ پانچ سال سے چھوٹے تقریباً80 لاکھ بچوں کی غذائی کمی کی جانچ کے لئے سکریننگ کی گئی ہے اور اس میں سے غذائی کمی سے متاثر تقریباً دو لاکھ پچاس ہزار بچوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ ان کے علاج کے لئے رجسٹریشن بھی کی گئی۔ چھ سے چوبیس ماہ کے 4.1 ملین بچوں کو غذائی کمی سے محفوظ رکھنے کے لئے وٹامن اور معدنیات سے بھرپور ساشے مفت فراہم کئے گئے۔ بچوں میں پیٹ کے کیڑوں سے پیدا ہونے والی خون کی کمی سے بچاؤ کے لئے 4.8 ملین بچوں کی deworming کی گئی۔ 2019 میں Nutrition Week کے دوران تقریباً22 لاکھ حاملہ اور دودھ پلانے والی ماؤں کی غذائی کمی کے لئے سکریننگ بھی کی گئی اور ایک لاکھ انیس ہزار غذائی کمی کا شکار حاملہ اور دودھ پلانے والی ماؤں کے علاج معالجہ کے لئے رجسٹریشن کی گئی۔ عوام میں شعور اور آگاہی پیدا کرنے کے لئے 3 لاکھ 63 ہزار ہیلتھ ایجوکیشن سیشنز کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً44 لاکھ خواتین نے شرکت کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت پنجاب نے stunting کی روک تھام کے لئے مالی سال 20-2019 کے لئے 45 کروڑ مختص کئے گئے۔

(ب) پنجاب بھر کی طرح ضلع جہلم بھی غذائیت کی کمی کے خاتمے کے پروگرام(Stunting Reduction Programme)میں شامل ہے جس کے تحت ضلع بھر میں 24غذائی کمی اور علاج کے مراکز قائم کئے گئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ ہیلتھ کوارٹر ہسپتال جہلم میں چائلڈ سپیشلسٹ کی زیر نگرانی Nutrition Stabilization Centre قائم کردیا گیا ہے۔ ضلع بھر میں غذائیت سے متعلق آگاہی کے سلسلے میں سال میں دو مرتبہ Nutrition Week منایا جاتا ہے۔ 8 تا 13۔اپریل 2019 کے Nutrition Week کے پہلے راؤنڈ میں 5008 ہیلتھ ایجوکیشن سیشنز کا انعقاد کیا گیا جس میں 59262 خواتین نے شرکت کی۔ آگاہی مہم کے سلسلے میں ضلع اور تحصیل کی سطح پر آگاہی واک، سیمینارز کا انعقاد بھی کیا گیا۔ مہم کے دوران گرلز کالجز اور سکولوں میں زندگی کے پہلے ہزار دن میں صحت اور غذائیت کی اہمیت کے بارے میں خصوصی لیکچرز دیئے گئے۔ دوران ہفتہ پانچ سال سے چھوٹے 135,435 بچوں کی غذائی قلت کی جانچ کی گئی اور غذائی کمی کے شکار بچوں کو قریبی غذائی کمی کے علاج کے مراکز پر رجسٹر کیا گیا۔ 63,100 حاملہ اور دودھ پلانے والی ماؤں کی غذائی کمی کی جانچ کی گئی اور جس میں سے 257 غذائی قلت کا شکار خواتین کو علاج کے لئے رجسٹر کیا گیا۔

اس کے علاوہ خواتین کو ہنر مند فرد سے زچگی کروانے اور دوران حمل معائنہ کے لئے قریبی مرکز صحت ریفر کیا گیا۔

رحیم یار خان: بستی مکوڑا یوسی کچہ چوہان کی عوام کے لئے بنیادی مرکز صحت کی سہولت کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*1812: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنجان آبادی پر مشتمل بستی مکوڑا ضلع رحیم یار خان اور ضلع راجن پور کی حد ثانی پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بستی مکوڑا کی یوسی کچہ چوہان میں ابھی تک کوئی بی ایچ یو نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بستی مکوڑا اور موضع / یو سی کچہ چوہان کی پبلک / عوام کے لئے مضافات میں بھی کوئی سرکاری ڈسپنسری یا ہسپتال نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس کثیر آبادی کے لئے بنیادی مرکز صحت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں!

(ب) بستی کچہ چوہان یو سی بنگلہ اچھا، تحصیل روجھان ضلع راجن پور میں واقع ہے اور یو سی بنگلہ اچھا میں پہلے ہی سے ایک RHC فنکشنل ہے۔

(ج) بستی مکوڑا کیونکہ ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یار خان کی حد ثانی پر واقع ہونے کی وجہ سے اس مضافات میں ضلع رحیم یار خان کا بنیادی مرکز صحت آباد پور اور رورل ڈسپنسری دولت پور واقع ہے جس سے بستی مکوڑا کی عوام فیض یاب ہو رہی ہے۔

(د) رحیم یار خان کے دو ہیلتھ سنٹرز بنیادی مرکز صحت آباد پور اور رورل ڈسپنسری دولت پور پہلے سے ہی صحت کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ نئے بی ایچ یو کی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے۔

لاہور: برڈوڈ روڈ پر واقع ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے متعلقہ تفصیلات

*1828: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) برڈوڈ روڈ لاہور پر واقع ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ادارہ ہذا کا بجٹ کتنا ہے؟

(ج) سال 2018 میں کتنے چھاپے مارے گئے؟

(د) کیا عام آدمی وہاں پر کوئی دوائی چیک کروا سکتا ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) برڈ وڈ روڈ لاہور پر واقع ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری میں اس وقت 79 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ ہذا کا سال 19-2018 کا بجٹ 180 ملین روپے ہے، جس میں ملازمین کی تنخواہیں اور ادارہ ہذا کے انتظامی اخراجات شامل ہیں۔

(ج) گزشتہ سال 2018 میں حکومتِ پنجاب پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے ضلع و تحصیل کی سطح پر تعینات ڈرگ انسپکٹرز نے پنجاب بھر میں کل 40,556 میڈیکل سٹورز / فارمیسیز پر چھاپے مارے، 6,438 ادویات کے نمونہ جات ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز پنجاب کو تجزیے کے لئے بھیجے، 301 نمونہ جات ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کے مطابق غیر معیاری اور 29 جعلی قرار دیئے گئے جبکہ سال 2018 میں کل 1715 میڈیکل سٹورز / فارمیسیز کو DRAP Act 2012 Drug Act 1976/ کے قوانین کی خلاف ورزی پر سیل کیا گیا۔

(د) پنجاب ڈرگ رولز 2007 موجود ہیں جس کے (2)Rule 11 کے مطابق گورنمنٹ Analyst ان ادویات کے نمونے کی ٹیسٹنگ کر سکتا ہے جو کسی ڈرگ انسپکٹر نے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کو بھیجے ہوئے ہوں یا کسی گورنمنٹ یا عوامی ادارے سے موصول ہوا ہو۔ مزید عرض ہے کہ ایک عام آدمی گورنمنٹ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے دوائی چیک کروا سکتا ہے، جس کے لئے پنجاب ڈرگ رولز 2007 کا Rule 13 موجود ہے۔ اس کے مطابق عام آدمی پنجاب ڈرگ رولز 2007 کے C'Schedule' میں متعین کردہ سیمپلز کی فیس کے تحت اپنی دوائی کا Sample گورنمنٹ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کو ٹیسٹنگ کے لئے بھیج سکتا ہے۔

صوبہ بھر میں سوائن فلو کے مریضوں کی تعداد اور اس کے تدارک کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1861: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نومبر 2018 سے مارچ 2019 تک صوبہ بھر میں سوائن فلو کے کتنے مریض رپورٹ ہوئے؟

(ب) ان میں سے کتنے مریض جاں بحق ہو گئے؟

(ج) سوائن فلو کو روکنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا سوائن فلو سے بچاؤ کی کوئی ویکسین موجود ہے۔ اگر ہاں تو آخری بار صوبہ بھر میں ویکسینیشن کب کی گئی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) نومبر 2018 سے مارچ 2019 تک صوبہ بھر میں 641 مریض رپورٹ ہوئے جن میں سے 68 Confirmed مریض رپورٹ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب بھر میں چھ مریض جاں بحق ہوئے جن میں سے تین کا تعلق بہاولپور اور تین کا ملتان سے تھا۔

(ج) لوگوں میں اس سے بچاؤ کی آگاہی مہم شروع کی اور High Risk علاقہ اور مریضوں کے ساتھ رہنے والے اور ارد گرد کے ہسپتالوں کے سٹاف اور مریضوں کے اٹینڈنٹ کو بھی سوائن فلو سے بچاؤ کی ویکسینیشن کی جاتی ہے۔

(د) جی ہاں! سوائن فلو سے بچاؤ کی ویکسین موجود ہے اور مارکیٹ میں بھی Vaxigrib کے نام سے عام مل جاتی ہے۔ 2018 میں DGHS, Punjab آفس نے 75,000 ویکسین خریدی اور 2019 میں 50,000 ویکسین خریدی گئی اور پنجاب کے تمام High Risk افراد کو لگائی گئی۔

ضلع میانوالی میں ایم بی بی ایس
اور ڈینٹل ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1888: **جناب امین اللہ خان:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں ایم بی بی ایس / ڈینٹل ڈاکٹرز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ کتنی اسامیاں پُر اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) ضلع میانوالی میں ایم بی بی ایس / ڈینٹل ڈاکٹرز کی کوٹا سیٹیں حکومت نے کب سے ختم کر رکھی ہیں ان کو کس بنیاد پر ختم کیا گیا ہے، تفصیل سے بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت ضلع میانوالی میں ایم بی بی ایس / ڈینٹل ڈاکٹرز کی خالی سیٹوں کو فل کرنے / کوٹا سیٹوں کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع میانوالی میں ایم بی بی ایس / ڈینٹل ڈاکٹرز کی 580 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ 260 اسامیاں پُر اور 320 اسامیاں خالی پڑی ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت نے ضلع میانوالی سمیت پنجاب بھر میں ایم بی بی ایس / ڈینٹل ڈاکٹرز کی کوٹا سیٹیں ختم نہ کی ہیں اور ان سیٹوں پر بھرتی PPSC کے ذریعے کوٹا سسٹم کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں ایم بی بی ایس / ڈینٹل ڈاکٹرز کی خالی سیٹوں کو پُر کرنے کے لئے ہر جمعرات کو ڈی سی آفس میانوالی میں واک ان انٹرویو کا انعقاد کیا جاتا ہے اور آر ایچ سی اور بی ایچ یو پر ڈاکٹر کی تعیناتی کے لئے PHFMC ہر ہفتہ کو واک ان انٹرویو کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: بی ایچ یو خیر پور کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1890: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے خصوصی شفقت کرتے ہوئے بی ایچ یو خیر پور ڈاہا ضلع بہاولپور کو اپ گریڈ کر کے آر ایچ سی کا درجہ دینے کی منظوری دی اور اس کی عمارت بھی مکمل ہو چکی ہے مگر ابھی تک اس میں عملہ اور ڈاکٹرز تعینات نہیں کئے گئے اور آر ایچ سی لیول کی سہولیات بھی فراہم نہیں کی گئیں؟

(ب) کیا حکومت اس میں ڈاکٹرز مع عملہ اور دیگر مشینری آر ایچ سی لیول کی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبری PO(D-III) (VII) 13/21-8 مورخہ 2۔فروری 2016 کے تحت بنیادی طبی مرکز خیر پور ڈاہا کو دیہی طبی مرکز بنانے کی منظوری دی تھی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز یہ سکیم تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور امید ہے کہ 30.07.2019 تک محکمہ بلڈنگ اس کو مکمل کر کے محکمہ صحت کے حوالے کر دے گا۔

(ب) یہ سکیم مکمل ہونے کے بعد ہی حکومت اس میں تمام عملہ تعینات کرے گی اور آر ایچ سی لیول کی مشینری مہیا کرے گی نیز ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی، بہاولپور کو مختص شدہ فنڈز کے تحت بقیہ مشینری خرید لی گئی ہے۔

بہاولپور: پی پی-251 مبارک پور میں آر ایچ سی کا قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1893: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مبارک پور آر ایچ سی، پی پی-251 بہاولپور کب قائم ہوا، اس کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیااس میں ایمر جنسی اور گائنی سہولیات دستیاب ہیں؟

(ج) اس میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں۔ خالی اسامیوں پُر کب تک تعیناتی کر دی جائے گی؟

(د) اس آر ایچ سی میں روزانہ کتنے مریض علاج کے لئے آتے ہیں اور ان کو کیا کیا سہولیات اور ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) اس میں کیاایکسرے مشین اور ایمبولینس وغیرہ ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آر ایچ سی مبارک پور سال 1975 میں قائم ہوااس کی بلڈنگ 25 کمروں پر مشتمل ہے نیز اس میں مریضوں کے داخلے کے لئے 20 بیڈز پر مشتمل وارڈز بھی ہیں۔

(ب) جی ہاں! اس میں ایمر جنسی اور گائنی کی سہولیات میسر ہیں۔

(ج) منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 66 ہے جن میں سے 18 اسامیاں چند ماہ سے خالی ہیں۔ ڈاکٹر کی دو خالی اسامیوں پر انٹرویوز کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے جن پر جلد ہی تعیناتی کر لی جائے گی۔ نرسز کی خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے 2400 چارج نرسز کی ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ارسال کر دی گئی ہے جن پر جلد ہی تعیناتی کر دی جائے گی۔ باقی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آر ایچ سی ہذا میں روزانہ 400 مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں اس کے علاوہ مہلک بیماریوں سے متعلق روک تھام کے لئے EPI Centre، زچہ بچہ کے لئے Gynae کی سہولت کے علاوہ لیبارٹری اور الٹراساؤنڈ بھی میسر ہے۔

(ہ) آر ایچ سی مبارک پور میں ایکسرے مشین موجود ہے تاہم مشین پرانی ہونے کی وجہ سے ناقابل مرمت ہے۔ حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کے ترقیاتی پروگرام برائے19-2018 اور مالی سال 20-2019 میں آر ایچ سی مبارک پور بہاولپور کی نئی ایکسرے مشین مہیا کرنے لئے فنڈز موجود نہیں ہیں اس لئے فوری طور پر یہاں پر نئی ایکسرے مشین مہیا نہیں کی جاسکتی اس آر ایچ سی میں ایمبولینس کی سہولت موجود ہے تاہم یہ ایمبولینس ریسکیو1122 کے زیر اہتمام کام کر رہی ہے۔

ضلع اٹک: ٹی ایچ کیو ہسپتال حسن ابدال میں میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1942: **جناب افتخار احمد خان:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال حسن ابدال ضلع اٹک میں صحت کی تمام بنیادی سہولتیں میسر نہ ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں کون کون سی مشینری موجود ہے اور کون سی مشینری موجود نہ ہے۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت موجود نہ ہے اور کیا عورتوں کا الٹرا ساؤنڈ بھی مرد کرتے ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں کل کتنا سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے کتنی اسامیاں پر اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت فراہم کرنے، لیڈی ٹیکنیشن اور مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال حسن ابدال میں مندرجہ ذیل سہولیات میسر ہیں:

شعبہ حادثات ، نارمل ڈلیوری / آپریشن ، گائناکالوجسٹ ، چائلڈ سپیشلسٹ، میڈیکل سپیشلسٹ، شعبہ ڈینٹل، ایکسرے، لیبارٹری، مفت ادویات، ہیپاٹائٹس کلینک، فیملی کلینک، NCD کلینک، ٹی بی کی مفت ادویات، غذائی کمی کا مفت علاج، حفاظتی ٹیکہ جات، ڈینگی بخار کی تشخیص وعلاج۔

(ب) ٹی ایچ کیو حسن ابدال ضلع اٹک میں جو ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں ان کی تمام مشینری موجود ہے (آئی، ایکسرے، ڈینٹل تھیٹر، گائنی ڈیپارٹمنٹ) جبکہ ڈائیلسز اور کارڈیک یونٹ ہے اور نہ ہی اس کی مشینری موجود ہے۔

(ج) ٹی ایچ کیو حسن ابدال میں دو الٹرا ساؤنڈ مشینز ہیں ۔ ایک الٹراساؤنڈ مشین گائنی او پی ڈی میں گائناکالوجسٹ استعمال کرتی ہے جبکہ دوسری الٹرا ساؤنڈ مشین ریڈیالوجسٹ روم میں موجود ہے جو کہ میل ریڈیالوجسٹ ہمراہ لیڈی ڈاکٹر استعمال کرتے ہیں۔

(د) ٹی ایچ کیو ہسپتال حسن ابدال میں اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Sanctioned	Filled	Vacant
142	101	41

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہسپتال میں الٹراساؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔ مرد مریضوں کا الٹراساؤنڈ مرد ڈاکٹر جبکہ خواتین مریضوں کا الٹرا ساؤنڈ لیڈی ٹیکنیشن کرتی ہے۔ دیگر تمام ضروری سہولیات موجود ہیں۔

سرائے عالمگیر تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال
کے قیام، سٹاف کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***2106: جناب محمد ارشد چودھری:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرائے عالمگیر (گجرات) کب بنایا گیا تھا اور اس میں سپیشلسٹ ڈاکٹر، MO، پیرامیڈیکل و دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے نیز کون کون سی اسامیاں کتنے کتنے عرصہ سے خالی ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا متذکرہ ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ای این ٹی سرجن، گائناکالوجسٹ، آرتھوپیڈک سرجن، ماہر امراض اطفال اور بے ہوشی کے ڈاکٹر کی سہولت میسر ہے نیز کیا آپریشن کے تمام انتظامات یہاں پر موجود ہیں؟

(ج) کیا حکومت ٹی ایچ کیو ہسپتال سرائے عالمگیر میں خالی اسامیاں جلد از جلد پُر کرنے اور دیگر ضروری سہولیات مع مشینری فوری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرائے عالمگیر (گجرات) کا باقاعدہ آغاز اپریل 2016 میں ہوا تھا اور اس میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز، MO ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل و دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں ٹی ایچ کیو ہسپتال سرائے عالمگیر میں ای این ٹی سرجن، گائناکالوجسٹ، آرتھوپیڈک سرجن، ماہر امراض اطفال اور بے ہوشی کے ڈاکٹر کی اسامیاں منظور شدہ ہیں نیز آپریشن کے تمام انتظامات موجود ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

	Sanctioned	Filled	Vacant
ENT Surgeon	01	0	01
Gynaecologist	01	1	0
Orthopaedic Surgeon	01	0	01
Paediatrician	03	1	02

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال سرائے عالمگیر میں موجود خالی اسامیاں جلد از جلد پُر کر دی جائیں گی اور دیگر ضروری سہولیات مع مشینری پہلے سے ہی موجود اور مکمل طور پر فعال ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو، جناب مراد راس! ذرا ایک منٹ بیٹھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں رولز کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کی بات floor پر آ چکی ہے آپ نے اپنا point of view دے دیا ہے لہٰذا اب منسٹر صاحب کو بات کر لینے دیں۔ کیا آپ ادھر سے کسی کو بھی بات نہیں کرنے دیں گے؟ پلیز تشریف رکھیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی کرنے لگے)

پوائنٹ آف آرڈر

قاعدہ A-79 کے تحت پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پروڈکشن آرڈر کا جو قانون ہے وہ بنیادی طور پر سیاسی کارکن کے لئے ہے، وہ سیاسی کارکن جو دفعہ 144 کے تحت اور MPO 16 کے تحت یا سیاسی تحریک کی صورت میں جیل یا حوالات میں ہوتا ہے اس کا پروڈکشن آرڈر جاری کیا جاتا ہے۔ پروڈکشن آرڈر کسی کرپٹ اور بددیانت شخص کے لئے نہیں ہے، پروڈکشن آرڈر کسی چور اور ڈاکو کے لئے نہیں ہے، پروڈکشن آرڈر کسی منی لانڈرنگ کرنے والے کے لئے نہیں ہے۔ جو پروڈکشن آرڈر کا قانون بنا ہے اس میں سپیکر اسمبلی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو پروڈکشن آرڈر جاری کر سکتا ہے اور چاہے تو نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی ممبر اسمبلی کرپٹ ہو، بددیانت ہو، منی لانڈر ہو تو اس کے پروڈکشن آرڈر جاری نہیں ہوں گے۔ پروڈکشن آرڈر اسی کا جاری ہو گا جو سیاسی کارکن ہو گا جو کسی سیاسی تحریک میں گرفتار ہو گا۔ کسی مجرم کے لئے پروڈکشن آرڈر جاری نہیں ہو گا۔ غیر ملکی قرضے کھانے والوں کا، ملک کے اندر لوٹ مار کا بازار گرم کرنے والوں کا پروڈکشن آرڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انہیں تو شرم سے ڈوب مرنا چاہئے کہ انہیں دس سال کے دور حکومت میں پروڈکشن آرڈر کے قانون کی پروا نہیں رہی اور اب جب یہ قانون بنا ہے تو یہ اس کی آڑ میں کرپٹ اور بددیانت لوگوں کے پروڈکشن آرڈر چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر چودھری اقبال کی جرأت کو سلام کروں گا کہ وہ اپنی سیٹ پر بیٹھے ہیں کیونکہ وہ جمہوریت پسند ہیں۔ یہ تو دوسرے کی بات سننے کو تیار نہیں ہیں، ان کی جمہوری اقدار دیکھ لیں۔ اگر ان میں اخلاقی جرأت ہے تو پھر میری بات سنیں، اگر ان میں رتی بھر بھی اخلاقی جرأت ہے تو بیٹھ کر میری بات سنیں لیکن ان میں تو رتی بھر بھی اخلاقی جرأت نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
نے اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب مراد راس!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اپوزیشن کا جوش و جذبہ دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے مگر کاش ان کا یہ جوش و جذبہ کسی عوامی issue پر ہوتا۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جناب محمد وارث شاد! پلیز بیٹھ جائیں۔ رانا مشہود احمد خان اگر یہی حرکتیں کرنی ہیں تو پھر میں اجلاس adjourn یا prorogue کر دیتا ہوں۔ آپ کے کہنے پر اجلاس ہوا اب آپ ان کا point of view تو سنیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے آپ کے سامنے ایک سوال رکھا ہے اس کا جواب دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا مشہود احمد خان! اس کا جواب اور رولنگ آ چکی ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور جناب مراد راس کو بات کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آج حزب اختلاف کا جُوش و جذبہ بہت اچھا لگ رہا ہے۔ کاش! ان کا یہ جُوش و جذبہ عوام کے کسی issue پر ہوتا۔ ابھی محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق 24 سوالات باقی ہیں اگر حزب اختلاف کے معزز ممبران کو عوام کا احساس ہوتا تو وہ ان سوالوں کے جوابات مانگتے۔ یہاں ایوان میں کچھ ایسے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں کہ جن کو اپنی گرفتاری کا خوف ہے اور ان کو صرف ایک ہی فکر لاحق ہے کہ آیا ان کے پروڈکشن آرڈر issue ہوں گے یا نہیں؟ ان کو صرف یہی فکر ہے کہ کہیں آگے جا کر ان کے پروڈکشن آرڈر نہ رُک جائیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف بہت زیادہ شُور مچا رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کی طرف سے عوام کی فلاح و بہبود کے کسی issue پر بات نہیں کی گئی۔ یہاں پر صرف نواز فیملی کی غلامی کی جا رہی ہے اور ان غلاموں کو مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ شریف خاندان کی غلامی اب ختم ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دو گھنٹوں سے معزز ممبران حزب اختلاف نے عوام کے کسی مسئلہ پر کوئی بات نہیں کی بلکہ صرف شریف خاندان کی غلامی کی جا رہی ہے اور شریف خاندان کے غلام یہاں پر کھڑے ہو کر شور مچا رہے ہیں۔ یہ سب لوگ شریف خاندان کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ ان کو یہ فکر ہے کہ ان کے اپنے لوگ وعدہ معاف گواہ بن چکے ہیں۔ ان کو عوام کی کوئی فکر نہیں بلکہ ان کو صرف اپنی فکر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب مراد راس! تشریف رکھیں۔ The House is prorogued.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(46)/2019/2102. Dated: 15th July, 2019. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Monday, July 15th, 2019 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore
Dated: July 15th, 2019

PARVEZ ELAHI
SPEAKER″